مسلسل اشاعت کا پچیسواں سال

ماہنامہ

# معارف

۲۰۰۵

سلور جوبلی سال

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل رجسٹرڈ
اسلامی جمہوریہ پاکستان

**مشاورت**
علامہ شاہ تراب الحق قادری ۔ علامہ ڈاکٹر حافظ عبد الباری ۔
منظور حسین جیلانی ۔ حاجی عبد الطیف قادری ۔
ریاست رسول قادری حاجی حنیف رضوی ۔ کے ۔ایم ۔ زاھد

نوٹ: رقم دستی یا بذریعہ منی آرڈر / بینک ڈرافٹ بنام "ماہنامہ معارف رضا" ارسال کریں، چیک قابل قبول نہیں۔

25 / جاپان مینشن، رضا چوک (ریگل) صدر، کراچی پوسٹ بکس نمبر 489، (74400)
فون: 021-2725150 فیکس: 021-2732369، ای میل marifraza@hotmail.com
marifraza_karachi@yahoo.com
Web Site : www.imamahmadraza.net

(پبلشر مجید اللہ قادری نے باہتمام حریت پرنٹنگ پریس، آئی آئی چندریگر روڈ، کراچی سے چھپوا کر دفتر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا خان سے شائع کیا)

آئینہ

# حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو

اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

رُکن شامی سے مٹی وحشت شام غربت
اب مدینہ کو چلو صبح دل آرا دیکھو

آب زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جودِ شہ کوثر کا بھی دریا دیکھو

زیرِ میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے
اَبر رحمت کا یہاں زور برسنا دیکھو

دھوم دیکھی ہے درِ کعبہ پہ بیتابوں کی
اُنکے مشتاقوں میں حسرت کا تڑپنا دیکھو

مثلِ پروانہ پھرا کرتے تھے جس شمع کے گرد
اپنی اُس شمع کو پروانہ یہاں کا دیکھو

خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلاف کعبہ
قصر محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو

واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا
یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو

اولیں خانۂ حق کی تو ضیائیں دیکھیں
آخریں بیت نبی کا بھی تجلا دیکھو

زینت کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ
جلوہ فرما یہاں کونین کا دولہا دیکھو

ایمن طور کا تھا رکن یمانی میں فروغ
شعلۂ طور یہاں انجمن آرا دیکھو

مہر مادر کا مزہ دیتی ہے آغوشِ حطیم
جن پہ ماں باپ فدا یاں کرم ان کا دیکھو

عرض حاجت میں رہا کعبہ کفیل الحجاج
آؤ اب داد رسیٔ شہ طیبہ دیکھو

دھو چکا ظلمت دل بوسۂ سنگِ اسود
خاک بوسیٔ مدینہ کا بھی رُتبہ دیکھو

کر چکی رفعتِ کعبہ پہ نظر پروازیں
ٹوپی اب تھام کے خاک درِ والا دیکھو

بے نیازی سے وہاں کانپتی پائی طاعت
جوش رحمت پہ یہاں، ناز گنہ کا دیکھو

جمعۂ مکہ تھا عید اہلِ عبادت کے لئے
مجرمو! آؤ یہاں عید دوشنبہ دیکھو

ملتزم سے تو گلے لگ کے نکالے ارماں
ادب و شوق کا یاں باہم اُلجھنا دیکھو

خوب مسعیٰ میں بامیدِ صفا دوڑ لئے
رہِ جاناں کی صفا کا بھی تماشا دیکھو

رقص بسمل کی بہاریں تو منیٰ میں دیکھیں
دلِ خونا بہ فشاں کا بھی تڑپنا دیکھو

غور سے سن تو رضاؔ کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو

سید وجاہت رسول قادری

قارئین کرام! اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سالِ گذشتہ ۲۰۰۴ء کے اختتام پر (۲۶ ر دسمبر ۲۰۰۴ کو) دنیا نے ایک قیامت خیز زلزلہ اور سمندری طوفان کا مظاہرہ دیکھا، جس نے انڈونیشیا کے جزیرے آچے سے لیکر افریقہ میں واقعہ سومالیہ کے ساحل تک بے پناہ تباہی و بربادی مچائی۔ ابتک کی اطلاع کے بموجب (ملاحظہ ہو انگریزی روزنامہ ڈان ص ۱۱ مورخہ ۲۴/۱/۲۰۰۵ کراچی) ۲ ر لاکھ ۲۷ ہزار سے زیادہ افراد لقمۂ اجل بنے جبکہ ۱۴ ر ہزار سے زیادہ افراد لاپتہ قرار دیئے گئے۔ اس زلزلے کا مرکز انڈونیشیا کے جزیرے آچے کے قریب سمندر اور اس کی شدت ۹ ر ریکٹر اسکیل بتایا گیا۔ ماہرین کا دعویٰ ہے کہ اگر شدت (۹ اعشاریہ صفر ریکٹر اسکیل) سے یہ زلزلہ سطح زمین پر آیا ہوتا تو آدھی سے زیادہ دنیا تباہ ہو جاتی اور کروڑوں انسان ہلاک ہو جاتے۔ چٹاگانگ، بنگلہ دیش، کے ایک اسکالر محمد سراج منیر شعیب صاحب کے مطابق دنیا کی تاریخ میں موجود ریکارڈ کے بموجب سونامی زلزلے سے قبل ابتک دس زلزلے سب سے زیادہ ہولناک اور تباہ کن ثابت ہوئے ہیں :-

| نمبر | تاریخ | مقام | شدت | ہلاکتیں |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | ۸۵۶/۱۲/۲۲ء | ایران | ...... | ۲لاکھ افراد |
| ۲ | ۸۹۳/۳/۲۳ء | ایران | ...... | ایک لاکھ پچاس ہزار افراد |
| ۳ | ۱۱۳۸/۸/۱۸ء | شام | ...... | ۲ ر لاکھ ۳۰ ہزار افراد |
| ۴ | ۱۵۵۶/۱/۲۳ء | چین | ۸ ریکٹر | ۸ ر لاکھ ۳۰ ہزار افراد |
| ۵ | ۱۹۰۸/۱۲/۲۸ء | اٹلی | ۷ اعشاریہ ۲ | ۱لاکھ افراد |
| ۶ | ۱۹۲۰/۱۲/۱۶ء | چین | ۸ اعشاریہ ۶ | ۲ ر لاکھ افراد |
| ۷ | ۱۹۲۳/۹/۱ء | جاپان | ۷ اعشاریہ ۹ | ایک لاکھ ۴۳ ہزار افراد |
| ۸ | ۱۹۲۷/۵/۲۲ء | چین | ۷ اعشاریہ ۹ | ۲لاکھ افراد |
| ۹ | ۱۹۴۸/۱۰/۵ء | روس | ۷ اعشاریہ ۹ | ایک لاکھ دس ہزار افراد |
| ۱۰ | ۱۹۷۶/۷/۲۷ء | چین | ۷ اعشاریہ ۵ | ۲ ر لاکھ ۵۵ ہزار افراد |

اور اب ۲۶ دسمبر ۲۰۰۴ کو انڈونیشیا کے جزیرے آچے کے ملحقہ سمندر میں ۹ اعشاریہ صفر ریکٹر اسکیل پر جس میں انڈونیشیا، تھائی لینڈ، سری لنکا، اس سے ملحقہ جنوبی ھند کے علاقے، مالدیپ، مایامار، بنگلہ دیش، سمالیہ، تنزانیہ، کینیا وغیرہ بحر ھند کے جزائر اردگرد ۳ ہزار میل تک علاقے شامل ہیں، سوا دو لاکھ سے زیادہ افراد لقمۂ اجل بنے اور اربوں کی جائیداد اور مال متاع برباد ہوا۔

یہ زلزلے دراصل عذابِ الٰہی کے جھٹکے ہیں۔ جب خدا فراموش انسان اپنے مقصدِ حیات کو بھول کر بڑی بے باکی اور بے حیائی کے ساتھ اللہ رب العزت کی اس زمین کے گوشے گوشے کو اپنے گناہوں سے داغدار اور آلودۂ غلاظت کرتا ہے تو اللہ مالک وخالق زلزلوں اور طوفان کی صورت میں اس پر عذاب نازل فرماتا ہے، پھر اس کی گرفت سے کوئی بچ نہیں سکتا، نہ ہی دنیا کی کوئی سپر طاقت اسے بچا سکتی ہے اور نہ ہی تمام جدید ترقیوں کے باوجود اس کی کوئی پیش گوئی کی جاسکتی ہے۔

اس قسم کا عذاب گزشتہ امتوں پر بھی آیا ہے۔ قرآنِ کریم میں عاد، ثمود اور لوط قوم کے واقعات مذکور ہیں۔ کبھی زمین سے پانی ابل کر طوفانِ نوح کی

صورت میں آیا تو کبھی آسمان سے پتھروں کی بارش ہوئی، کبھی زمین کے طبق کے طبق اُلٹ دیئے گئے اور آبادی کا نام ونشان مٹا دیا گیا اور کبھی زمین پھٹ گئی اور بستی کی بستی اس میں سما گئی۔

قرآن حکیم میں سورۃ الزلزال میں بھی اس کی طرف اشارہ ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:-

اِذا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ○ جب زمین تھرتھرا دی جائے' جیسا اس کا تھرتھرانا ٹھہرا ہے اور

وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ○ زمین اپنا بوجھ باہر پھینک دے' اور آدمی کہے اسے کیا ہوا؟

وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ○ (کنز الایمان)

جن لوگوں نے ٹیلیوژن پر سونامی طوفان کی جھلکیوں کا مشاہدہ کیا ہے وہ یقیناً اس حقیقت سے واقف ہیں کہ جزیرہ آچے اور سری لنکا کے ساحل پر تفریح اور سرمستیوں میں مشغول بدمست و بے خود سیاح کس طرح ''سبکسارانِ ساحل'' بن کر سمندر میں دور سے اُٹھتی ہوئی موجوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ ان کے سان وگمان میں بھی نہ تھا کہ یہ موجیں بڑھتے بڑھتے موجوں سے عذاب کے پہاڑ بن جائیں گی اور اسقدر تیز رفتار ہوں گی کہ آن کی آن میں انہیں نگل جائیں گی کہ وہ بھاگ کر چند قدم کے فاصلہ پر واقع ریسٹ ہاؤس میں پناہ بھی نہ لے سکیں گے۔ اس ہولناک قیامت صغریٰ نما طوفان سے جو لولے لنگڑے، زخمی حالت میں بچ رہے ان کا کہنا یہ ہے ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ سمندر کو اچانک کیا ہوا' بحر و بر نے اپنا بوجھ اس شدید قوت سے کیونکر باہر پھینک دیا اور وہ دھرتی جس پر وہ خوش گپیوں' خوش خرامیوں اور بے حیائیوں میں مصروف تھے کیونکر شدت وقوت کے ساتھ تھرتھرا اُٹھی؟

قرآن مجید فرقانِ حمید کی صداقت ملاحظہ فرمائیں کہ ان خدا فراموش انسانوں کی یہی باتیں سورۂ زلزال میں بیان فرما رہا ہے:

و قال الا نسان ما لها ............ اور آدمی کہے کہ اسے (اس سمندر وزمین) کو کیا ہوا؟

اللہ مالک وخالق اور اس کے رسول مکرم صاحبِ شوکت وحشمت، نائب دستِ قدرت ﷺ سے بغاوت کا یہی کچھ انجام ہوتا ہے، وہ یہ بھول جاتا ہے کہ انسان چاند ستاروں پر کتنا ہی کمندیں ڈال لے لیکن وہ بہر حال مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ خالق و مالک۔ یہ شجر وحجر، سماؤ سمک، زمین وفلک آفتاب و ماہتاب' بحر و بر سبھی اس کی مخلوق ہیں اور اسی کے حکم کے تابع' یہ سونامی کا زلزلہ اور طویل سمندری طوفان اس لئے آیا کہ خالق کائنات جل جلالہ نے اس کا حکم صادر فرمایا تھا، ارشاد ہوا تا ہے:

بانّ ربك او حا لها (اس لئے کہ تمہارے رب نے اسے حکم بھیجا)

قرآن کریم نے بڑی صراحت کے ساتھ ان انتظامات کا تذکرہ کیا ہے جو قدرت کی طرف سے دنیا وآخرت میں حساب کے فیصلوں کو عدل وانصاف کے تقاضوں کے مطابق کرنے کیلئے کئے گئے ہیں۔ اگر عقلِ سلیم ہو اور انسان بغور اور متانت وسنجیدگی کے ساتھ ان آیات اور ان جیسی دیگر آیات کریمہ کو تلاوت کرے تو یقیناً اس کی ہدایت کے لئے پھر کسی وعظ وتذکیر کی ضرورت نہیں رہتی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلم اُمہ سونامی کے اس ہلاکت خیز واقعہ سے عبرت حاصل کرے اور ہمارے حکمرانوں کو چاہیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے بھیجے ہوئے نظام کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالیں اور اپنے اپنے ملک میں نظام مصطفیٰ کو عملی طور پر نافذ کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔ ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ رب کریم اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور صدق دل سے توبہ واستغفار کرے اور سنت رسول ﷺ کے مطابق زندگی گزارنے کا عزم بالجزم۔

حیرت وافسوس اس بات پر ہے کہ سونامی کے متاثرین کی مالی امداد کیلئے نجی اور سرکاری سطح پر جو فنڈز جمع کیا جا رہا ہے اس کے لئے بھی ''دعوتِ گناہ''

(ناچ گانے بے حیائی اور دیگر خرافات) کا طریقہ اختیار کیا جا رہا ہے (عیاذاً باللہ)۔

اگر اب بھی ہم۔۔ اصلاحِ احوال کی طرف توجہ نہ کی تو خاکم بدہن ہمیں عذابِ الٰہی اور یہود و نصاریٰ کی غلامی سے کوئی بچانے والا نہ ہوگا۔

ان الا نسان لر بہٖ لکنو د (بے شک آدمی اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے)

بندے تھے خدا کے ہی بنی عاد و ثمو د — اللہ کا با غی جو ہوا ' مٹ کے رہا

ذیشان تھا ' فرعون ہو وہ یا نمرود — عبرت کے لئے ہے ذکر ان کا مو جو د (طلحہ برق)

آیئے ہم سب مل کر ربِّ غفور رحیم کے حضور صدق دل سے یہ دعا مانگیں۔

ربنا ظلمنا انفسنا فغفرلنا و رحمنا انت مو لانا و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا مو لانا محمد و علی الہٖ و صحبہٖ و بارك و سلم۔

## فاروق مودودی صاحب کے انکشافات !

قارئین کرام!

ماہِ دسمبر میں جناب ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے صاحبزادے جناب فاروق مودودی کا ایک انٹرویو اے۔آر۔وائی کے چینل پر نشر ہوا۔ یہ انٹرویو تو طویل تھا جس کے نشر مکرر کا متحمل معارف رضا کے محدود صفحات نہیں ہو سکتے، البتہ ان کے بعض انکشافات بلاتبصرہ قارئین کرام کے ملاحظہ کیلئے درج ذیل ہیں:-

جناب فاروق مودودی صاحب نے یہ بات وثوق سے کہی کہ:

(۱) ان کے والد کی وفات کے بعد ''جماعت اسلامی'' اپنے مقاصد و اہداف سے منحرف ہوگئی۔

(۲) جماعت اسلامی کی قیادت پر بعض حضرات نے غاصبانہ قبضہ کیا اور اس کو اپنے ذاتی اور سیاسی مفاد کے لئے استعمال کیا۔

(۳) میاں طفیل صاحب سے لیکر قاضی حسین صاحب تک جتنے ''امیر'' آئے ان میں سے کوئی بھی ان کے والد کا صحیح جانشین نہ تھا بلکہ انہوں نے ان حضرات کے لئے ''سارق'' کا لفظ استعمال کرتے ہوئے کہا کہ یہ سب ''سرقہ'' کرنے والوں کا گروہ تھا۔

(۴) انہوں نے بتایا کہ جناب ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی جائیداد اور اس میں قائم ذاتی لائبریری اور قیمتی فرنیچر فکسچر شرعاً ان کی اولاد کی وارثت تھی۔ لیکن عدالت سے حکم امتناعی کے حصول کے باوجود جماعت اسلامی کی غاصب قیادت نے اندر سے کھڑکیوں کے شیشے توڑ کر مقفل عمارت میں سے ان کے والد کی تمام کتابیں، قیمتی فرنیچر اور دیگر یادگار چیزیں چوری کروا کر منتقل کرلیں حتیٰ کہ ان کے والد نے جس میز کرسی پر بیٹھ کر ''تفہیم القرآن'' لکھی اس کا بھی احترام نہ کیا اور اس کو بھی توڑ تاڑ کر رکھ دیا۔ ایسا کرتے ہوئے نہ انہیں شرع کا پاس رہا اور نہ عدالت عالیہ کا احترام ملحوظ خاطر۔

(۵) انہوں نے متحدہ مجلس عمل کی موجودہ قیادت کو بھی مطلب پرستوں کا ٹولہ قرار دیا۔

## مو لانا شفیع محمد قادری کا سانحۂ ارتحا ل

قارئین کرام ہم یہ خبر نہایت دل گرفتہ ہو کر سنا رہے ہیں کہ ادارے کے نائب صدر مولانا شفیع محمد قادری صاحب بدھ ۱۲؍جنوری ۲۰۰۵ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے انا للّٰہ و انا علیہ راجعو ن و رحمہ اللہ رحمۃ و اسعہ۔ مولانا شفیع محمد قادری ابن صوفی غلام رسول قادری رضوی حامدی

مرحوم مغفور ۱۹۲۶ء میں بمقام چتوڑ گڑھ (راجپوتانہ' ھند) پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم آبائی وطن میں حاصل کی اور جلد ہی آبائی تجارت کے پیشے سے وابستہ ہوگئے۔

آپ نے ۶ر رجب المرجب ۱۳۵۷ھ/ ۱۹۳۸ء کو حجۃ الاسلام علامہ مولانا مفتی حامد رضا خاں قادری نوری رضوی (م ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء) خلف اکبر امام احمد رضا قادری برکاتی (م ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء) علیہما الرحمۃ سے اپنے شہر چتوڑ گڑھ میں شرف بیعت حاصل کی۔ آپ کے والدین بھی حجۃ الاسلام سے ہی بیعت تھے۔ قیامِ پاکستان کے بعد ۱۹۴۹ء میں آپ اپنے والدین کے ساتھ ہجرت کر کے کراچی (پاکستان) تشریف لائے اور یہاں تجارت کے پیشے سے وابستہ ہوگئے ساتھ ہی دارالعلوم امجدیہ (۱۹۵۰ء) کے قیام کے بعد آپ نے یہاں چند کتابیں پڑھنے کا شرف بھی حاصل کیا کچھ عرصہ بعد فیصل آباد میں محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد صاحب رحمہ اللہ سے بھی شرف تلمذ رہا۔ آپ کو اعلحضرت عظیم البرکت علیہ الرحمۃ اور دیگر علمائے اہلسنت کی تصانیف کے مطالعہ کا بڑا شوق تھا' دوسرے اس بات سے ان کا جی کڑھتا تھا کہ اہلسنت نشر و اشاعت کے سلسلے میں بہت سست ہیں۔ چنانچہ اسی جذبے کے تحت ۱۹۵۶ء میں آپ نے کراچی میں ''المکتبہ'' کے نام سے ایک اشاعتی ادارہ قائم کیا اور علمائے اھلسنت کی تقریباً ۲۰ کتابیں شائع کیں آپ نے پاکستان میں شہرہ آفاق عربی تصنیف ''الدولۃ المکیہ بالمائدۃ الغیبیہ'' مصنفہ امام احمد رضا (مع تقریظات وار ترجمہ) کی اشاعت کا شرف بھی حاصل کیا لیکن ۲ سال بعد ۱۹۵۸ء میں یہ مکتبہ ناگزیر وجوہ کی بنا پر بند ہوگیا۔ مولانا حاجی شفیع محمد قادری صاحب کراچی میں ہر سال ۱۷ر رمضان المبارک کو اپنے پیر و مرشد حضرت حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ کا عرس پاک مناتے تھے' آپ فنافی شیخ تھے۔

۱۹۸۰ء میں جب مولانا سید ریاست علی قادری مرحوم مغفور کی سربراہی میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کا قیام عمل میں آیا تو آپ اس کے بنیادی اراکین میں شامل تھے بلکہ اس کی تاسیس وترقی میں سید صاحب مرحوم کے ساتھ آپ کا بھی بھرپور حصہ ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

۱۹۸۷ء میں آپ حج بیت اللہ اور زیارت روضۂ رسول مقبول ﷺ سے مشرف ہوئے۔ اسی سال حج بیت اللہ سے واپسی پر شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا تقدس علی خاں قادری رضوی حامدی بریلوی علیہ الرحمۃ (م ۳ر رجب المرجب ۱۴۰۸ھ/ ۲۲ فروری ۱۹۸۸ء) نے آپ کو سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ برکاتیہ اور دیگر تمام سلاسل کی اجازت وخلافت عطا فرمائی۔

آپ کی نماز جنازہ میں اراکین ادارہ کے علاوہ مقتدر علماء اور کثیر تعداد میں عوامِ اہلسنت نے شرکت کی۔ نماز جنازہ خلیفۂ مفتی اعظم ھند علامہ شاہ تراب الحق قادری رضوی مدظلہ العالی نے پڑھائی۔ اور مولانا حماد رضا نعمانی میاں ابن حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں علیہما الرحمۃ کے سرہانے آسودہ خاک ہوئے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را !

☆☆☆☆

## ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی ویب سائٹ کا اجراء

رضویات کے فروغ کے لئے ۲۰۰۵ء کی ایک اہم پیش رفت ادارے کی ویب سائٹ www.imamahmadraza.net کا قیام ہے۔ ادارہ اس سلسلے میں ''تحریک فکر اعلحضرت'' (اوکاڑہ) کے سربراہ محترم راؤ سلطان مجاھد رضا اور ان کے رفیق کار جناب ریاض شاہد قادری صاحبان حفظہما اللہ تعالیٰ کا انتہائی ممنون ہے جنھوں نے اس کی ڈیزائننگ میں نہایت مخلصانہ تعاون فرمایا۔ اب قارئین کرام خصوصاً بیرونی ممالک کے قارئین کرام اس ویب سائٹ پر ادارہ کی سرگرمیوں سے متعلق تازہ ترین خبروں' پیغامات' زیر تکمیل تصانیف سے متعلق اطلاعات کے علاوہ ''معارف رضا'' کا موجودہ ایڈیشن بھی ملاحظہ ومطالعہ کر سکیں گے و نیز امام احمد رضا انٹرنیشنل سلور جوبلی کانفرنس کارروائی بھی دیکھ سکیں گے۔ آئندہ اشاعت میں ان شاء اللہ اس کی مزید تفصیل ملاحظہ کی جاسکے گی۔

معارف قرآن

# تمہارا ربّ عزوجل فرماتا ہے

**من افادات امام احمد رضا خاں قادری بریلوی علیہ الرحمتہ**

گذشتہ سے پیوستہ

مرتبہ : علامہ محمد حنیف خاں رضوی

## سورۃ الفاتحہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ☆ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ☆ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ☆ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ☆ اِهْدِ نَا الصِّرَا طَ الْمُسْتَقِيْمَ ☆ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ☆ غَيْرِ الْمَغْضُوْ بِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ☆

سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان کا۔ بہت رحمت والا۔ روز جزا کا مالک۔ ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔ ہم کو سیدھا راستہ چلا۔ راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا۔ نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

**(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں**

رحمٰن اللہ عزوجل کا خاص نام ہے، ان ناموں میں سے جن کا دوسرے پر اطلاق حرام بلکہ علماء نے کفر لکھا ہے۔ جیسے، قیوم، رحمٰن، قدوس۔ لوگ عبدالقیوم، عبدالقدوس نام رکھتے ہیں یہ بہت اچھے نام ہیں مگر پکارنے میں تخفیف کے لئے لفظ عبد کو حذف کر کے نرے اسمائے الٰہیہ پکارتے ہیں۔ عبدالرحمٰن کو رحمٰن، عبدالقیوم کو قیوم، یہ سخت حرام ہے اس سے احتراز لازم ہے۔

رحیم کا اطلاق مخلوق پر بھی آتا ہے، تمام جہان سے بڑھ کر رحیم حضور رحمۃ للعالمین ﷺ ہیں۔ تمام عالم پر ان کی رحمت ہے اور خصوصیت سے مسلمانوں کے ساتھ تو " رؤف و رحیم " ہیں مگر اسماء الٰہیہ سے جن ناموں کا اطلاق اس کے بندوں پر بھی آتا ہے جیسے حضور اقدس علیہ ﷺ کو اس نے سمیع، بصیر، علیم، غفور، رؤف، رحیم، حلیم، کریم اور ان کے سوا ستر قریب اپنے اسمائے حسنٰی سے عطا کئے حاشا یہ شرکت معنی نہیں۔ اللہ عزوجل پاک ہے اس سے کہ کوئی کسی بات میں اس کا شریک ہوسکے، ذات وصفات تمام احکام سب میں وحدہ لا شریک له ہے۔ یہ اس کی صفات کریمہ کی تجلیاں ہیں کہ جو اس نے اپنے خاصوں پر فرمائیں۔

یہ سورت کریمہ قرآن مجید کا خطبہ ہے۔ مولیٰ عزوجل نے بندوں کو اس میں اپنی حمد و ثناء ودعا تعلیم فرمائی اور انہیں کی زبان میں ان سے اشارہ کیا کہ خالص غرض عبادت رہے، اور اس میں جمیع مقاصد قرآن مجید کو جمع فرمادیا۔ کتابیں اتارنا۔ رسولوں کا بھیجنا دو باتوں کے لئے ہے تصحیح ایمان واخلاص اعمال، مدار ایمان اللہ عزوجل کی توحید اور اس

کے محبوبوں سے محبت اور دشمنوں سے عداوت ہے۔ اور اخلاص اعمال اس کی عبادت ہے۔

پہلی تین آیتوں میں جزو اول یعنی توحید اور پانچوں چھٹی میں جزو دوم اور ساتویں میں سوم باقی چوتھی آیت کہ وسط میں رہی اعمال کے لئے ہے۔ توحید بغیر تصدیق رسالت حضور سید عالم ﷺ مقبول نہیں۔ بہتیرے کافر لا الہ الا اللہ کہا کرتے تھے محمد رسول اللہ نہ ماننے سے ابدی جہنمی ہوئے۔

لہذا جزو دوم سے پہلے جس میں اس کی تصریح ہے جزو اول ہی نے اس کی طرف اشارہ فرمادیا۔ اپنی کتاب کریم حمد سے سے شروع فرمائی جسے حضور اقدس ﷺ سے خاص نسبت ہے۔ وہ محمد ہیں ﷺ، تمام جہان سے زیادہ حمد کئے گئے۔ اولین وآخرین ان کے حامد ہیں۔ اللہ عزوجل نے جیسی ان کی حمد فرمائی کسی نے نہ فرمائی۔ وہ احمد ہیں تمام جہان سے زیادہ حمد کرنے والے۔ اللہ عزوجل کی جیسی حمد انہوں نے فرمائی کسی سے نہ ہوئی وہ حامد ہیں، حمید ہیں، محمود ہیں، نبی الحمد ہیں، ان کا مقام مقام محمود ہے، ان کا نشان لواء الحمد ہے۔ توریت مقدس میں ان کی اُمت کا نام حماد ین ہے، ہر طرح سے حمد کو ان سے نسبت ہے اور ان کو حمد سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ تو اسی لفظ سے ابتداء فرمائی گئی کہ ذات وصفات کریمہ کی طرف اشارہ ہو۔ گویا اشارہ ہوتا ہے تمام حمد کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیں اور کریں گے جمیع محامد اولین وآخرین کو شامل اور ان سے اعلیٰ واکمل ہیں اور تمام حمدیں کہ اولین وآخرین نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کیں اور کریں گے، ان سب کا رجع کون ہے؟ اللہ۔ کہ ذات جامع جمیع کمالات کا علم ہے جس کے مظہر اتم واکمل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ انبیاء واولیاء جہان و جہانیاں مظہر اسماء صفات ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مظہر ذات رب العالمین۔ سارے جہان کی پرورش فرمانے والا جس نے اپنے فیض کا واسطہ مطلق اور اپنی بارگاہ کا خلیفہ اعظم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیا اور دین و دنیا میں، اولیٰ واخریٰ میں جو نعمت کسی کو پہنچی یا پہنچے گی ان کے دست اقدس سے پہنچائی کہ بے اس وسیلہ مطلقہ کے خلق کا کیا منہ تھا کہ ایک ذرہ اس بارگاہ بے نیاز سے بلا واسطہ مستفیض ہوتا۔

الرحمن : دنیا میں بڑی رحمت والا، جس نے محمد ﷺ کو رحمت للعالمین کر کے بھیجا۔

الرحیم : آخرت میں کمال مہربان جس نے گنہگاروں کی شفاعت محمد ﷺ کے ہاتھ رکھی۔ جو بالمؤ منین رؤف رحیم ہیں۔

مالک یوم الدین : انصاف کے دن کا مالک، جس نے جنت و دوزخ کی کنجیاں محمد ﷺ کے ہاتھ میں رکھیں۔ جب ہر طرح سے استحقاق حمد اسی کو ثابت ہولیا کہ کسی کے کمال ذاتی کے لئے حمد کیجئے تو وہ اللہ ہے جامع جمیع کمالات، اس لئے حمد کیجئے کہ وہ ہمارا مولیٰ ہمارا پالنے والا ہے تو وہ رب العالمیں ہے۔ اور اگر اس لئے کہ فی الحال اس سے نفع پہنچتا ہے تو رحمٰن ہے، اور اگر نفع آئندہ کی اُمید پر تو وہ رحیم ہے، اور اگر سزا کے خوف سے تو وہ مالک یوم الدین ہے۔ یہی وجوہ حمد ہیں اور سب اسی کے لئے۔ لہذا اس کا مستحق عبادت ہونا برہان قطعی

سے ثابت ہو کر عرض کراتا ہے۔

ایــاك نـعبد : ہم تجھی کو پوجتے ہیں۔ ہم تجھی کو پوجتے ہیں اس میں شان دعویٰ نکلتی ہے، لہذا اپنے دعویٰ میں اپنے حول وقوت سے برأت کر کے اسی کی طرف رجوع لاتے ہیں۔

و ایـاك نستـعین : ہم تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ بے تیری مدد کے نہ ہم عبادت کر سکیں نہ کچھ اس میں وہم کا شائبہ تھا کہ بلا وساطت اللہ عزوجل سے استعانت کرنا ہے۔ اور اس کا حکم ہے و ابـتـغو اا الیـه الوا سیلة ۔ میری طرف وسیلہ چاہو۔

لہذا وسیلہ عظمیٰ کی طرف رجوع کراتا ہے کہ اهـد نـا الـصـرا ط الــمستــقیـم : ۔ ہمیں محمد ﷺ اور ان کے دونوں یاروں کی سچی معرفت عطا فرما۔ صحیح حدیث میں فرمایا: الــصـراط الـمستـقیـم مـحـمـد ﷺ وصـا حبا ہ ابو بکر و عمر ۔ صراط مستقیم محمد ﷺ ہیں اور ان کے دونوں رفیق ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

آگے تمام وسائل کی تعلیم کرتا ہے۔

صـرا ط الـذین انعمت علیهم : راہ ان کی جن پر تو نے احسان کیا۔ وہ کون ہیں نبیین، صدیقین، شہداء، صالحین۔ علیہم الصلوٰۃ و السلام اجمعین۔ پھر یہ جان کر کہ اس راہ میں چور اور راہزن بکثرت ہیں ان سے پناہ ملنے کی دعا کرتا ہے۔

غیر المغضوب علیهم و لا الضا لین ۔

نہ ان کی جن پر تیرا غضب ہے نہ گمراہوں کی۔ اب اس کا ایمان علماً و عملاً ہر طرح کامل ہو گیا۔

ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔

ہم تجھی کو پوجیں یہ حصہ مطلق ہے۔ اصالۃً یا وساطۃً کوئی غیر خدا کسی طرح مستحق عبادت نہیں ہو سکتا اگر چہ اسے وسیلہ ٹھہرا کر پوجتے ہیں۔ قرآن عظیم نے ان کا رد فرمایا اور انہیں مشرک ہی ٹھہرایا۔ اور دوسرا حصہ ہم تجھی سے مدد چاہیں۔ حصر حقیقت ہے۔ یعنی حقیقۃً مدد تجھی سے ہے اگر دوسرے کو مستقبل بالذات سمجھ کر اس سے مدد مانگی جائے تو ضرور مشرک ہے اور بارگاہ الٰہی میں وسیلہ جان کر تو بیشک جائز و مستحسن بلکہ خود قرآن مجید میں اس کا حکم ہے۔

شاہ عبدالعزیز صاحب لکھتے ہیں: غیر سے ایسی استعانت انبیاء والیاء نے کی ہے اس کی مثال پہلی آیت ہے کہ حمد کا حصر اللہ عزوجل کے لئے فرمایا یعنی حقیقی ذاتی کمال اسی کیلئے اور اپنے نبی کریم کا نام محمد رکھا ، ﷺ ۔ یعنی بکثرت بار حمد کئے گئے اور قیامت میں ان کے مقام کا نام مقامِ محمود رکھا۔ تو اولین و آخرین میں حضور کے لئے حمد ہے۔

توریت مقدس میں ہے:

امتـلأ الا رض من تـحمید احمد و تقدیسه ملك الا رض و رقـا ب الا ممم زمیں بھر گئی احمد کی حمد اور تقدیس سے، احمد ساری زمین کا مالک اور تمام امتوں کی گردنیں اس کی ملک ہیں ﷺ۔

یہ حمد و ملک عطائی ہیں اور اللہ عزوجل کے لئے ذاتی تو اس میں حصر ان کے لئے ثبوت کا منافی نہیں۔ یونہی اعانت و استعانت۔

..................☆☆☆..................

# ۵۔ بدعت

معارف حدیث
من افاضات امام احمد رضا

مرتبہ: علامہ محمد حنیف خان رضوی

(گذشتہ سے پیوستہ)

## (۴) اچھی بات بدعت حسنہ اور جمع قرآن

۸۰۔ **عن** زید بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال : أرسل إليّ أبو بكر مقتل أهل اليمامة فاذا عمر بن الخطاب عنده قال أبو بكر : إن عمر أتانی فقال : ان القتل قد استحر يوم اليمامة بقراء القرآن وإنی أخشى أن استحر القتل بالقراء بالمواطن فيذهب كثير من القران ، وإنی أرى أن تامر بجمع القرآن، قلت لعمر : كيف تفعل شيئا لم يفعله رسول الله ﷺ ؟ قال عمر : هذا والله خير! فلم يزل عمر يراجعنی حتى شرح الله صدری لذلك و رأيت فی ذلك الذی رأى عمر ، قال زيد : قال أبو بكر : انك رجل شاب عاقل لا نتهمك وقد كنت تكتب الوحی لرسول الله فتتبع القرآن فأجمعه فوالله لو كلفونی نقل جبل من الجبال ما كان أثقل علی مما أمرنی به من جمع القرأن قلت : كيف تفعلون شيئا لم يفعله رسول الله ﷺ ؟ قال : هو والله خير ، فلم يزل أبو بكر يراجعنی حتى شرح الله صدری للذی شرح له صدر أبی بكر و عمر فتتبعت القرآن أجمعه من العسب واللخاف وصدور الرجال حتى وجدت آخر سورة التوبة مع أبی خزيمة الأنصاری لم أجدها مع أحد غيره "**لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ**" حتى خاتمة برآءة ، فكانت الصحف عند ابی بكر حتى توفاه الله ثم عند عمر حياته ثم عند حفصه بنت عمر۔

فتاویٰ رضویہ ۱۲/۸۳

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یمامہ والوں سے جنگ کے ایام میں مجھے امیر المؤمنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلایا۔ اس وقت سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی انکے ساتھ تھے۔ فرمایا: حضرت عمر میرے پاس آئے اور کہا: جنگ یمامہ میں قرآن کریم کے کتنے ہی قاری شہید ہوگئے ہیں اور مجھے خدشہ ہے کہ مختلف مقامات پر قاریوں کے شہید ہوجانے کے باعث قرآن مجید کا اکثر حصہ جاتا رہے گا۔ لہذا میری رائے ہے کہ آپ قرآن کریم کے جمع کرنے کا حکم صادر فرمادیں میں نے ان سے کہا میں وہ کام کیسے کروں جس کو خود حضور سید عالم ﷺ نے نہیں کیا؟ حضرت عمر نے اس پر کہا: خدا کی قسم کام تو پھر بھی اچھا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر مجھ سے اس بارے میں بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کیلئے میرا سینہ کھول دیا اور میں حضرت عمر کی رائے سے متفق ہوگیا۔ حضرت زید بن ثابت کا بیان

ہے کہ حضرت صدیق اکبر نے فرمایا تم نو جوان آدمی ہو اور صاحبِ عقل و دانش بھی نیز تمہاری قرآن فہمی کے بارے میں مجھے پورا اعتماد ہے اور تم حضور اکرم ﷺ کے کاتبِ وحی بھی رہے ہو۔ لہذا مکمل کوشش کے ساتھ قرآن کریم جمع کردو۔ خدا کی قسم! اگر مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیا جاتا تو اسے اس کام سے زیادہ بھاری نہ سمجھتا۔ میں عرض کرنے لگا: آپ وہ کام کیوں کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم پھر بھی یہ کام تو اچھا ہے پھر برابر حضرت صدیق اکبر مجھ سے بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اس طرح کھول دیا جس طرح حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر کیلئے کھولدیا تھا۔ چنانچہ میں نے قرآن کریم کو کھجور کے پتوں، پتھر کے ٹکڑوں اور لوگوں کے سینوں سے تلاش کر کے جمع کیا یہاں تک کہ سورۂ توبہ کی آخری آیت حضرت ابوخزیمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ملی اور کسی سے دستیاب نہ ہوئی۔ یعنی "لقدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَـا عَـنِتُّمْ أَلْآيَـه" پھر یہ جمع کیا ہوا نسخہ حضرت ابوبکر صدیق کے پاس رہا۔ جب ان کا وصال ہو گیا تو حضرت عمر کے پاس پھر حضرت حفصہ بنت عمر کی تحویل میں رہا۔

## (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیکھو! زید بن ثابت نے صدیق اکبر اور صدیق اکبر نے فاروق اعظم پر اعتراض کیا تو ان حضرات نے یہ جواب نہ دیا کہ نئی بات نکالنے کی اجازت نہ ہوتا تو پچھلے (آئندہ) زمانہ میں ہوگا، ہم صحابہ ہیں، ہمارا زمانہ تو خیر القرون ہے۔ بلکہ یہ جواب فرمایا کہ اگر حضور اقدس ﷺ نے نہ کیا پر وہ کام تو اپنی ذات میں بھلائی کا ہے، پس کیونکر ممنوع ہوسکتا ہے۔ اسی پر صحابہ کرام کی رائے متفق ہوئی اور قرآن عظیم باتفاق حضرات صحابہ جمع ہوا۔ اب غضب کی بات ہے کہ ان حضرات کو سودا اچھلے اور جو بات کہ صحابہ کرام میں طے ہو چکی پھر اکھیڑیں۔ جو ہم پر اعتراض کرتے ہیں کہ کیا تم صحابہ، تابعین اور تبع تابعین سے محبت و تعظیم میں زیادہ ہو کہ جو کچھ انہوں نے نہ کیا تم کرتے ہو۔ لطف یہ ہے کہ بعینہ وہی اعتراض اگر قابل تسلیم ہو تو تبع تابعین پر باعتبار تابعین اور تابعین پر باعتبارِ صحابہ اور صحابہ پر باعتبار رسول ﷺ وارد۔ مثلاً جس فعل کو حضور اکرم ﷺ و صحابہ و تابعین کسی نے نہ کیا اور تبع تابعین کے زمانے میں پیدا ہوا، تو تم اسے بدعت نہیں کہتے۔ ہم کہتے ہیں اس کام میں بھلائی ہوتی تو رسول اللہ ﷺ و صحابہ و تابعین ہی کرتے تبع تابعین کیا ان سے زیادہ دین کا اہتمام رکھتے ہیں۔ جو انھوں نے نہ کیا یہ کریں گے۔ اسی طرح طرح تبع تابعین کے زمانے میں جو کچھ پیدا ہوا اس پر وارد ہوگا کہ بہتر ہوتا تو رسول اللہ ﷺ و صحابہ کیوں نہ کرتے۔ تابعین کچھ ان سے بڑھ کر ٹھہرے۔ علی ہذا القیاس، جو نئی باتیں صحابہ نے کیں انہیں بھی تمہاری طرح کہا جائے گا۔

بزہد و ورع کوش و صدق و صفا
ولیکن میفزائے بر مصطفیٰ

کیا رسول اللہ ﷺ کو معاذ اللہ ان کی خوبی معلوم نہ ہوئی یا صحابہ کو افعال خیر کی طرف زیادہ توجہ تھی۔ غرض یہ بات ان مدہوشوں نے ایسی کہی جس کی بنا پر عیاذ اباللہ، عیاذ اباللہ، تمام صحابہ و تابعین بھی بدعتی ٹھہرے جاتے ہیں۔ مگر اصل وہی ہے کہ نہ کرنا اور بات اور منع کرنا اور چیز۔ رسول اللہ ﷺ نے اگر ایک کام نہ کیا اور اسکو منع بھی نہ فرمایا تو صحابہ پر کون مانع ہے کہ اسے نہ کریں، تو تبع تابعین پر الزام نہیں اور وہ نہ کریں تو ہم پر مضائقہ نہیں۔ بس اتنا ہونا چاہیے کہ شرع کے نزدیک وہ کام برا نہ ہو۔

(جاری ہے......☆)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تمام مسلمان جنات اور انسانوں کو
نیا اسلامی سال
عشرہ درود و تلاوت قرآن
مبارک ہو
آیئے!
عشرہ درود و تلاوت قرآن منائیں
یکم محرم تا 10 محرم
یکم محرم الحرام نئے سال کا آغاز 400 بار درود شریف پڑھ کر کریں
یکم محرم الحرام تا 10 محرم تلاوت قرآن حکیم بھی کریں۔
رب کریم ہمیں ہمیشہ درود پاک پڑھنے
اور تلاوت قرآن مجید کی سعادت کی توفیق عطا فرمائے (آمین)
منجانب
انجمن محبان سیدنا حضرت جبرائیل علیہ السلام پاکستان
آفس: 304 لائرز چیمبرز۔ بوتل گلی۔ ایم اے جناح روڈ کراچی
021-6652711

بسم اللہ الرحمن الرحیم
آؤ........سچ بولیں
لا الہ الا اللہ
آؤ........سچ دیکھیں
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ
آؤ........سچ کی گواہی دیں
اشھد ان لا الہ الا اللہ
و اشھد ان محمد عبدہ و رسولہ
انجمن محبان سیدنا حضرت جبرائیل علیہ السلام پاکستان
آفس:304 لائرز چیمبرز۔ بوتل گلی۔ ایم اے جناح روڈ کراچی 021-6652711

معارف القلوب

# موانعِ اجابت

(گذشتہ سے پیوستہ)
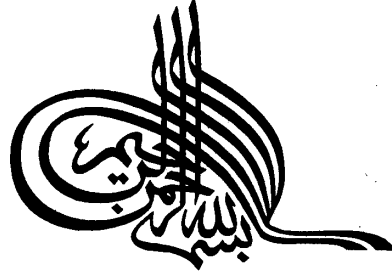
مصنف: رئیس المتکلمین حضرت علامہ نقی علی خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن
شارح: امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان
محشی: مولانا عبد المصطفیٰ رضا عطاری

قول الرضاء: وہ پندرہ ہیں' پانچ افادہ حضرت مصنف قدس سرہ اور دس زیادت فقیر حقیر غُفِرلَہ۔

اے عزیز! اگر دعا قبول نہ ہو تو اسے اپنا قصور سمجھے۔ خدائے تعالیٰ کی شکایت نہ کرے' اس کی عطا میں نقصان نہیں' تیری دعا میں نقصان ہے۔ (۱۸۸)

اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر
تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا
ہر چہ ہست! از قامتِ ناساز و بے اندام ماست
ورنہ تشریف تو بر بالائے کس کوتاہ نیست

اے عزیز! دعا چند سبب سے رد ہوتی ہے۔

سبب ۱: کسی شرط ادب کا فوت ہونا اور یہ تیرا قصور ہے اپنی خطا پر نادم ہونا اور خدا کی شکایت کرنا' نری بے حیائی ہے۔

قول رضاء: نبی ﷺ فرماتے ہیں ''ایک شخص سفر دراز کرے' بال اُلجھے' کپڑے گرد میں اَٹے' اپنے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلائے اور یارب یارب کہے اور اس کا کھانا حرام سے اور پینا حرام سے اور پہننا حرام اور پرورش پائی حرام سے تو اس کی دعا کہاں قبول ہو۔ سفر اور اس پریشانی حالی کا ذکر اس لئے فرمایا کہ زیادہ جالب رحمت و مؤرثِ اجابت ہوتے ہیں۔ (۱۹۰) باینہمہ (۱۹۱) جب اکل و شرب حرام سے ہے اُمید اجابت نہیں۔

سبب ۲: گناہوں سے تلوث۔ (۱۹۱)

قول رضا: اگرچہ یہ بھی سبب اول میں داخل تھا مگر بوجہ مہتم بالشان (۱۹۳) ہونے کے جدا ذکر فرمایا۔

اسی واسطے دعا سے پہلے مظلوموں کے حقوق واپس کرنا اور ان سے اپنے قصور بخشوانا اور خدا کے سامنے توبہ واستغفار ترک معاصی پر عزم مصمم کرنا لازم ہے۔

کعب احبار سے منقول' زمانہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں قحط پڑا آپ بنی اسرائیل کو لے کر تین بار دعا کے واسطے گئے' مینہ نہ برسا۔ اللہ عزوجل نے وحی بھیجی۔ ''اے موسیٰ! میں تیری اور تیرے ساتھ والوں کی دعا قبول نہ کروں گا، کہ تم میں ایک نمام ہے، (۱۹۴) کہ ایک کا عیب دوسرے سے بیان کرتا ہے'' عرض کی۔ اے رب! وہ کون ہے؟ کہ اس کو ہم اپنے گروہ سے نکال دیں۔ حکم آیا ''میں تمہیں نمیمی سے منع کرتا ہوں اور خود ایسا کروں؟ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام نے سب کو توبہ کا حکم کیا' بعد توبہ دعا مانگتے ہی مینہ برسا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ بنی اسرائیل سات برس تک قحط میں مبتلا رہے یہاں تک کہ مُردوں اور بچوں کو کھانے لگے۔ ہمیشہ پہاڑوں میں نکل جاتے اور عاجزی وتضرع کے ساتھ دعا مانگتے اور روتے مگر رحمت الٰہی ان کے حال پر اصلاً توجہ نہ فرماتی۔ یہاں تک کہ ان کے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی ہوئی۔ ''اگر تم میری طرف اس قدر چلو کہ تمہارے گھٹنے گھس جائیں اور تمہارے ہاتھ آسمان کو لگ جائیں اور تمہاری زبان دعا کرتے کرتے گونگی ہو جائیں

۔ جب بھی میں تم میں سے کسی دعا مانگنے والے کی دعا قبول نہ کروں اور کسی رونے والے پر رحم نہ فرماؤں، جب تک مظلوموں کو ان کے حقوق واپس نہ کر دیں'، پس بنی اسرائیل نے مظلوموں کو ان کے حق واپس کئے۔ اسی دن مینہ برسا۔

مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں بنی اسرائیل ایام قحط میں مینہ کی دعا کے لئے نکلے پیغمبر وقت علیہ الصلوٰۃ و السلام پر وحی ہوئی ''ان سے کہہ دیجئے کہ تم میری طرف نکلتے ہو' ناپاک بدنوں کے ساتھ اور ہتھیلیاں میری طرف اُٹھاتے ہو' جن سے تم نے خونِ ناحق کئے اور تم نے اپنے پیٹ حرام مال سے بھرے ہیں۔ اب تم پر میرا غضب سخت ہو گیا اور تم کو سوا زیادہ مجھ سے دور ہونے کی دعا سے کچھ فائدہ ملے گا۔''

ابوصدیق ناجی سے روایت ہے۔ حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ و السلام مینہ کی دعا کے واسطے باہر نکلے۔ ایک چیونٹی کو دیکھا' اپنے پاؤں آسمان کی طرف اُٹھائے کہتی ہے۔

''الٰہی میں تیری خلق سے ایک مخلوق ہوں اور ہم کو تیرے رزق سے بے پرواہی نہیں ہو سکتی' پس تو ہم کو اوروں کے گناہوں کے سبب ہلاک نہ کر''۔

سلیمان علیہ الصلوٰۃ و السلام نے یہ دیکھ کر فرمایا لوٹ چلو کہ اس چیونٹی کی دعا سے مینہ برسے گا۔

اوزاعی کہتے ہیں' لوگ مینہ کی دعا کے لئے نکلے۔ بلال بن سعد نے خدا کی تعریف وثنا کر کے کہا اے حاضرین! کیا تم اپنے گناہ پر اقرار نہیں کرتے ہو؟ سب نے کہا' ہم اقرار کرتے ہیں پھر کہا' الٰہی! تو فرماتا ہے مَاعَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْل' (۱۹۵) اور ہم اپنی گنہگاری پر اقرار کرتے ہیں پس مغفرت تیری ہماری مثال کے واسطے ہے۔ الٰہی! ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر اور ہم کو پانی دے پھر اپنے ہاتھ اُٹھائے اور مینہ برسا۔

کسی نے مالک بن دینار سے کہا۔ مینہ کے لئے دعا کیجئے فرمایا۔ ''تم مینہ برسنے میں دیر سمجھتے ہو اور میں پتھر برسنے میں''، یعنی تم سمجھتے ہو کہ مینہ برسنے میں دیر ہو گی اور میں کہتا ہوں یہ خدا کی رحمت ہے کہ پتھر نہیں پڑے۔

سبب ۳۔ استغنائے مولیٰ۔ وہ حاکم ہے' محکوم نہیں۔ غالب ہے' 'مغلوب نہیں' مالک ہے تابع نہیں' اگر تیری دعا قبول نہ فرمائی' تجھے ناخوشی اور غصے' شکایت اور شکوے کی مجال کب ہے۔ جب خاصوں کے ساتھ یہ معاملہ ہے کہ جب چاہتے ہیں عطا کرتے ہیں جب چاہتے ہیں منع فرماتے ہیں تو تو کس شمار میں ہے کہ اپنی مراد پر اصرار کرتا ہے۔ **وَ اللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (۱۹۶)**

..................☆☆☆............

## حواشی

(۱۸۸) یعنی اس مولیٰ کریم عزوجل کی عطا میں کوئی کمی نہیں' کمی تو تیرے دعا کرنے میں ہے۔

(۱۸۹) کسی پر کم نہیں فضل و کرم تیرا مرے مولیٰ
یہ بداعمالیوں کا ہے نتیجہ کہ پریشان ہوں (عطاری)

(۱۹۰) یعنی رحمت کو زیادہ کھینچ لانے والے اور دعا کی قبولیت کا باعث ہوتے ہیں۔

(۱۹۱) اس کے باوجود............۔

(۱۹۲) گناہوں میں ملوث رہنا۔

(۱۹۳) یعنی زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔

(۱۹۴) چغل خور

(۱۹۵) نیکی والوں پر کوئی راہ نہیں۔ سورۃ التوبہ ۹' ترجمہ (کنزالایمان)۔

(۱۹۶) اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے مگر اکثر آدمی نہیں جانتے۔ سورۃ یوسف' آیت ۲۱' ترجمہ (کنزالایمان)

معارف اسلاف

یکے از فرزندان منظر اسلام بریلی شریف، مسند تدریس کی آبرو شیخ الحدیث والتفسیر

# حضرت علامہ مولانا محمد نواز نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ

*ملک محبوب الرسول قادری

مسند تدریس کی آبرو' دنیائے علم کا وقار' اسلاف کی عظیم یادگار اور بزرگ عالم دین حضرت شیخ الحدیث والتفسیر استاذ العلماء مولانا مفتی محمد نواز نقشبندی مجددی ۸۴ برس کی عمر میں ۱۴ اکتوبر ۲۰۰۴ء (۲۹ شعبان المعظم ۱۴۲۵ء) بروز جمعرات' گوجرانوالہ شہر میں انتقال فرما گئے۔ ''اناللہ وانا الیہ راجعون''

وہ ۶۴ برس تک مسند تدریس کے آبرو تھے فنون میں انہیں کمال حاصل تھا اور استاذ العلماء کا لقب آپ کے نام کے ساتھ شایاں تھا۔ آپ کی ولادت ۱۹۲۰ء میں ضلع حافظ آباد کے ایک چھوٹے سے گاؤں ''بلونو'' (متصل کولوتارڑ) کے ایک معزز زمیندار سیال خاندان میں ہوئی والد گرامی میاں محمد عالم بن میاں الٰہی بخش پشتوں سے خدمتَ دینِ متین میں زندگیاں گزارتا آ رہا تھا آپ کے جدِ اعلیٰ مولانا غلام حسن بن غلام قادر تو جید عالم گزرے ہیں ان کے علمی مخطوطے اس وقت بھی ان کی علمی یادگار ہیں۔ مولانا محمد نواز نے ۱۹۳۶ء میں مڈل کے بعد درس نظامی کی تعلیم شروع کی سب سے پہلے قرآن کریم پڑھا فارسی کی چند ابتدائی کتب پھر قانونچہ' نحو میر وغیرہ حضرت کیلیا نوالہ شریف میں پڑھیں۔ مراڑیاں شریف (گجرات) میں حضرت استاذ العلماء مولانا نیک عالم قادری رحمتہ اللہ کے پاس ہدایۃ النحو اور نور الا یضاح پڑھیں۔ حاصلانوالہ میں مرقات' قدوری' شرح جامی' کنز الدقائق' شرح تہذیب وغیرہ پڑھیں۔

۱۹۴۳ء میں اچھرہ (لاہور) میں اس زمانے کے نامور مدرس استاذ العلماء مولانا مہر محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس پڑھنے کیلئے حاضر ہو گئے اور ان سے مختصر المعانی' رسالہ قطبیہ' مسلم الثبوت وغیرہ پڑھیں یہاں امام المناطقہ استاذ الاساتذہ مولانا عطا محمد بندیالوی صاحب قبلہ رحمہ اللہ تعالیٰ بھی اس زمانے میں پڑھتے تھے آپ نے ۱۹۴۵ء تک لاھور کے بعد امرتسر میں مولانا عبد الرحمان رحمہ اللہ تعالیٰ سے اکتساب علم کیا اور پھر اپنے شیخ طریقت حضرت پیر سید نور الحسن شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر حدیث شریف کیلئے دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف حاضر ہو گئے۔ قیام پاکستان سے ایک سال قبل ۱۹۴۶ء میں آپ نے اور آپ کے ساتھی حضرت پیر حافظ الحدیث سید جلال الدین شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بریلی شریف سے دورہ حدیث پڑھنے کی سعادت پائی۔ ۱۹۴۹ء میں شادی ہوئی ضبکہ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۸۷ء تک بھکھی شریف میں تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ آپ کے چار فرزند ہیں اور الحمد للہ چاروں عالمِ دین ہیں۔ حافظ محمد صفوۃ اللہ۔ حافظ قاری خالد محمود۔ حافظ قاری محمد انعام اللہ اور حافظ محمد اکرام اللہ۔

آپ ایک باغ و بہار مخلص سادہ محنتی اور غیور شخصیت کے مالک تھے سچے اور کھرے انسان۔ کبھی کسی سے جھوٹ اور لگی پٹی بات نہ کی خوشامد سے کوسوں دور' بے لوث اور مستغنی مزاج ہستی اس عہد زوال میں کہاں ملے گی؟ آپ صاحب علم بھی تھے اور صاحب عمل بھی آپ کی اسی خوبی کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے حضرت محدث اعظم پاکستان شیخ الحدیث مولانا سردار احمد چشتی قادری (فیصل آباد) نے آپ کو خلافت واجازت سے سرفراز فرمایا تھا۔ مگر آپ نے عملی طور پر اس خلافت کا اجراء نہیں فرمایا۔

آپ کے اس وصال کے تاریخی مادے راقم نے جو استخراج کئے ہیں یہ ہیں۔ ''بدرِ عصر استاذ العلماء مولانا محمد نواز نقشبندی'' (۲۰۰۴ء) امداد الٰہی' چراغ ہدایت مولانا محمد نواز'' (۲۰۰۴ء) ''فیض محبوب بریلی وسرہند'' (۱۴۲۵ء)۔

*چیف ایڈیٹر ماہنامہ ''انوار رضا'' جوہر آباد، خوشاب

# اُسوۂ حسنہ کے چراغ

مرتب: علامہ سید آلِ حسنین میاں قادری برکاتی *

﴿۲۲۱﴾ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا تم قرابت رکھنے میں مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارون موسیٰ کے واسطے تھے مگر فرق اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ (اور ہارون پیغمبر تھے)۔

﴿۲۲۲﴾ حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نسب میں علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور علی ہر مومن کا دوست ہے۔

﴿۲۲۳﴾ حضرت زید ارقم کہتے ہیں حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کا میں دوست ہوں اس کا علی دوست ہے۔

﴿۲۲۴﴾ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا میں مکان حکمت ہوں اور علی اس مکان کا دروازہ۔

﴿۲۲۵﴾ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا علی سے منافق کو محبت نہ ہوگی اور مومن علی سے بغض نہیں کرے گا۔

﴿۲۲۶﴾ فرقہ روافض حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے عہد میں عبد اللہ بن سبا کی شرارت اور بہکاوے کے سبب پیدا ہوا۔

﴿۲۲۷﴾ حضور اقدس ﷺ کی دعا کی برکت سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ گرمیوں میں جاڑوں کے کپڑے اور جاڑوں میں گرمیوں کے کپڑے پہنتے تھے اور گرمی سردی کی کچھ تکلیف محسوس نہیں ہوتی تھی۔

﴿۲۲۸﴾ خاتم الائمہ و الخلفاء الراشدین امام مہدی رضی اللہ عنہ

## معارف اسلام
(اسلامی معلومات کا خزانہ)

گذشتہ سے پیوستہ

سبط اکبر سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں گے۔

﴿۲۲۹﴾ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کے رضاعی بیٹے تھے کہ آپ نے اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا دودھ پیا تھا۔

﴿۲۳۰﴾ مشہور تاریخی تلوار ذوالفقار کا یہ نام اس لئے پڑا کہ اس میں اٹھارہ دندانے تھے ہارون رشید تک اس کا پتہ چلتا ہے وہ خود بھی کبھی کبھی اس تلوار کو لگایا کرتے تھے۔

﴿۲۳۱﴾ امیر المومنین سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ ابن سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ کو پانچ بار زہر دیا گیا مگر اثر نہ ہوا۔ چھٹی بار کے زہر نے آپ کے جگر کو پارہ پارہ کردیا۔

﴿۲۳۲﴾ سرور دو عالم ﷺ کی انگوٹھی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس تھی پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس رہی بعد ازاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ملی۔ جب ان کی خلافت کو چھ برس ہو گئے تو ایک دن چاہ اریس پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ہاتھ سے نکل کر کنویں میں گر پڑی تین دن تک تلاش کیا گیا نہ ملی کنویں کا تمام پانی نکالا گیا مگر نہ ملی۔

﴿۲۳۳﴾ آنحضرت ﷺ کے منبر شریف کے تین درجے تھے۔ حضور سب سے اوپر کے درجے میں بیٹھتے تھے اور درمیانی درجہ پر اپنے قدم پاک رکھتے تھے۔ حضور اقدس ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے عہد خلافت میں ادب کے لحاظ سے درمیانے درجہ پر کھڑے ہوتے اور جب بیٹھتے تو پاؤں سب سے نیچے کے درجے میں رکھتے تھے۔

*(سجادہ نشین: آستانہ عالیہ قادریہ برکاتیہ نوریہ مارہرہ، انڈیا)

﴿۲۳۴﴾ حضرت علی کرم اللہ وجہہ دوڑ لگانے میں بہت تیز تھے۔

﴿۲۳۵﴾ حضور اکرم ﷺ نے سید الشہداء حضرت امیر حمزہ ؓ پر ستر بار نماز جنازہ پڑھی کہ ہر شہید کے جنازے کے ساتھ ان پر نماز پڑھی

﴿۲۳۶﴾ جناب امام حسین ؓ کی کربلا کی آخری نماز جو خنجر تلے ادا ہوئی وہ خاص کعبہ میں لاکھوں نمازوں سے افضل ہے۔

﴿۲۳۷﴾ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حسن سینے سے لے کر سر تک رسول اللہ ﷺ سے بہت زیادہ ہم شکل ہیں اور حسین نیچے کے بدن میں حضور ﷺ سے مشابہ ہیں۔

﴿۲۳۸﴾ رسول پاک ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ خدا سے محبت کرو کیوں کہ وہ تمہیں نعمتیں دے کر پرورش کرتا ہے اور اس محبت کی وجہ سے مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کی وجہ سے میرے اہل بیت سے بھی۔

﴿۲۳۹﴾ حضرت ابو ذر غفاری ؓ کعبہ کا حلقہ پکڑے پکڑے کہہ رہے تھے میں نے حضور اقدس ﷺ سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے کہ میرے اہل بیت کی مثال ایسی ہے جیسے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جو شخص اس میں سوار ہو گیا وہ ڈوبنے سے بچ گیا اور جو رہ گیا وہ ڈوب گیا۔

﴿۲۴۰﴾ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا میں نے تم کو خواب میں تین مرتبہ دیکھا۔ تم کو ایک ریشم کے ٹکڑے میں رکھ کر ایک فرشتہ لایا کرتا اور کہتا یہ آپ کی زوجہ ہیں میں نے دل ہی دل میں کہا کہ اگر یہ خدا کی طرف سے ہے تو پورا ہو کر رہے گا۔

﴿۲۴۱﴾ حضرت انس ؓ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمام اچھی عورتوں میں سے مریم بنت عمران کافی ہیں اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد (ﷺ) اور آسیہ فرعون کی بی بی۔

﴿۲۴۲﴾ حضرت موسیٰ ابن طلحہ ؓ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ کسی شخص کو فصیح نہیں دیکھا۔

﴿۲۴۳﴾ حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا رفتار و روش میں اپنے والد ماجد ﷺ سے مشابہ تھیں۔

﴿۲۴۴﴾ حضرت ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ حضرت جعفر طیار کو مسکینوں سے بہت محبت تھی آپ انہیں کے پاس بیٹھا کرتے تھے اور انہیں سے بات چیت کرتے تھے۔ رسول پاک ﷺ نے اس وجہ سے آپ کی کنیت ابوالمساکین رکھی تھی۔

﴿۲۴۵﴾ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں رسول مقبول ﷺ نے فرمایا ہر نبی کے سات نجیب محافظت کرنے والے ہوتے ہیں اور مجھ کو چودہ دیے گئے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون کون لوگ ہیں۔ فرمایا میں اور میرے دونوں بیٹے حسن اور حسین اور جعفر اور حمزہ اور ابوبکر اور عمر اور مصعب ابن عمیر اور بلال و سلمان اور عبداللہ ابن مسعود اور ابوذر اور مقداد رضی اللہ عنہم اجمعین۔

﴿۲۴۶﴾ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نسبت رکوع کی حالت میں چاندی کا چھلا زکوٰۃ میں دینے کی جو بات مشہور ہے وہ محض افتراء ہے۔ مولا علی پر کبھی زکوٰۃ فرض ہی نہ ہوئی۔ آپ کی زندگی فقر و فاقہ میں گذری۔

﴿۲۴۷﴾ حضرت عبد مناف آنحضرت ﷺ کے چوتھے دادا تھے ان کا اصلی نام مغیرہ تھا ان کی پیشانی میں نور جھلکتا تھا اس لئے ان کو البطحاء یعنی وادی مکہ کا چاند کہا جاتا تھا۔

﴿۲۴۸﴾ رسول اکرم ﷺ کے پردادا حضرت ہاشم کا اصلی نام عمرو تھا اور رتبے کی بلندی کے سبب انہیں عمرو العلا بھی کہتے تھے۔

(جاری ہے)

معارف رضویات

# فن حدیث میں امام احمد رضا خاں کا معیارِ تحقیق ............

ڈاکٹر رضاالرحمٰن عاکفؔ سنبھلی*

فن حدیث میں امام اہل سنت فاضل بریلوی قدس سرہ کی تحقیقات اس لئے بھی کافی اہمیت کی حامل ہیں کیونکہ آپ نے اپنی تحقیقات میں اصول حدیث کو پیش آمدہ مسائل سے ہم آہنگ بھی کیا ہے اور ساتھ ہی اپنی ذاتی تحقیق وتفتیش کے جلوے بھی دکھائے ہیں۔ اس فن میں آپ کا رسالہ ''منیر العین فی تقبیل الا بہامین''۔ بہت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ اس میں آپ نے متعدد حدیثوں سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کا نام پاک سن کر انگوٹھے چومنا نہ صرف یہ کہ جائز بلکہ مستحسن اور باعث برکت ومحبت ہے۔ اگر چہ اس سے متعلق حدیثیں درجہ صحت کو نہیں پہونچتیں۔ محدثین کرام نے اسناد کے اعتبار سے صحت کی نفی کی ہے۔ لیکن نفی صحت سے حدیث کا ضعیف ہونا لازم نہیں۔ موضوع و مردود ہونا تو دور کی بات ہے۔ اس سلسلے میں مولانا نے اپنے مدعا کو مستند حوالوں اور نا قابل تردید اصولوں سے ثابت کیا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں۔

''حکم اخیر وخلاصہ بحثِ وتنقید یہ قرار دیا کہ خود حضور اقدس ﷺ سے جو حدیثیں یہاں روایت کی گئیں باصطلاح محدثین درجہ صحت پر فائز نہ ہوئیں پھر خادم حدیث پر روشن کہ اصلاح محدثین میں نفی حسن کو بھی مستلزم نہیں نہ کہ نفی صلاح وتماسک وصلوح تمسک، نہ کہ دعویٰ وضع کذب، تو عند التحقیق ان احادیث پر جیسے باصطلاح محدثین حکم صحت صحیح نہیں یونہی حکم وضع وکذب بھی ہرگز قبول نہیں۔ بلکہ بتصریح ائمہ فن کثرتِ طرق سے جبر نقصان متصور۔ اور عمل علماء وقبول قدماء حدیث کے لئے قوائے دیگر اور نہ سہی تو فضائل اعمال میں حدیث ضعیف بالا جماع مقبول اور سلف صالحین میں حفظ صحت کیلئے مجرب اور معمول ایسے محل پر بالفرض اگر چہ نہ ہوتو اس قدر سند کافی''۔ (۱)

پھر محدثین کرام کے نفی صحت کا واضح مطلب بسط وتفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہوئے افادہ نمبرا کے تحت اس طرح رقمطراز ہیں۔

''محدثین کرام کا کسی حدیث کو فرمانا کہ صحیح نہیں۔ اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ غلط و باطل ہے بلکہ ان کی اصطلاح میں ''صحیح'' ایک اعلیٰ درجے کی حدیث ہے جس کے شرائط سخت و دشوار وموانع وعوائق کثیر و بسیار حدیث میں ان سب کا اجتماع اور ارتفاع کم ہوتا ہے''۔ (۲)

مذکورہ مفہوم کی وضاحت کے بعد یہ بات پوری طرح منقح ہو کر سامنے آتی ہے کہ حدیث کے صحیح نہ ہونے کا یہ معنی نہیں کہ غلط و باطل ہے، بعدہٗ مراتب احادیث ان کے درجات کی وضاحت سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ اگر محدثین نے ''تقبیل ابہامین'' (انگوٹھے چومنا) کے سلسلے میں واردشدہ احادیث کے اندر صحیح کے تمام شرائط نہ پائے تو اس سے ثبوت ''موضوع'' ہرگز ہرگز لازم نہیں جبکہ صحیح موضوع کے درمیان بہت سے مرتبے موجود ہیں۔ وہ تحقیق انیق اب مندرجہ ذیل سطور میں ملاحظہ کی جائے یقیناً اصول حدیث کی سچی روح آپ کو اس میں ضرور نظر آئے گی۔ چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں۔

''یہ بات خوب یاد رکھنے کی ہے کہ صحتِ حدیث سے انکار نفی حسن میں بھی نص نہیں جس سے قابلیت احتجاج منتفی ہو نہ کہ صالح ولائق اعتبار نہ ہونا کہ محض باطل وموضوع جس کی طرف کسی جاہل کا بھی ذہن نہیں جائے گا صحیح وموضوع دونوں ابتداء وانتہاء کے کناروں پر واقع ہیں۔ سب سے اعلیٰ صحیح اور سب سے بدتر موضوع اور روسط میں بہت اقسام حدیث ہیں درجہ بدرجہ مرتبہ صحیح کے بعد حسن لذاتہٖ بلکہ حسن لغیرہٖ پھر حسن لذاتہٖ حسن لغیرہٖ پھر ضعیف بضعیف قریب اس حد تک کہ صلاحیتِ اعتبار باقی رکھے۔ جسے اختلاطِ راوی یا سوئے حفظ یا تدلیس وغیرہ اول کے تین بلکہ چاروں قسم کو ایک مذاہب پر اسم ثبوت متناول ہے اور وہ سب سے حجج بہا ہیں اور آخر کی قسم صالح یہ متابعت وشواہد میں کام آتی ہے اور جابر سے قوت پا کر حسن لغیرہٖ بلکہ صحیح لغیرہٖ ہو جاتی ہے۔ اس وقت وہ صلاحیت احتجاج وقبول فی الاحکام کا زیور گراں بہا پہنتی ہے ورنہ در بار فضائل تو

*ریسرچ ایسوسی ایٹ اینڈ جرنلسٹ، سنبھل، مرادآباد، انڈیا

آپ ہی مقبول تنہا کافی ہے۔ پھر درجہ ششم میں ضعف بضعف قوی و وہن شدید ہے۔ جسے روای کے فسق وغیرہ قوادح قویہ کے سبب متروک ہونا شرط کہ ہنوز سرحد کذب سے جدائی ہو یہ حدیث احکام میں احتجاج درکنار اعتبار کے لائق بھی نہیں ہاں فضائل میں مذہب راجح پر مطلقاً اور بعض کے طور پر انجبار بتعدد دفارج وتنوع طرق منصب قبول وعمل پاتی ہے پھر درجہ ہفتم میں مرتبہ مطروح ہے جس کا مدار وضاع کذاب یامتہم بالکذب پر ہو یہ بدترین قسم ہے۔ بلکہ بعض روایات کی رو سے مطلقاً ایک اور اصطلاح پر اس کی نوع اشد یعنی جس کا مدار کذب پر ہو عین موضوع یا نظر تدقیق میں یوں کہئے کہ ان کا اطلاقات پر داخل موضوع حکمی ہے ان سب کے بعد درجہ موضوع کا ہے۔ یہ بالا جماع نا قابل انجبار نہ فضائل وغیرہ کسی بات میں لائق اعتبار بلکہ اسے حدیث کہنا ہی توسع وتجوز ہے حقیقتاً حدیث نہیں محض مجعول وافتراء ہے''۔ ۳

حدیث کے مقرر کردہ اصولوں کے مطابق آپ کی تحقیقات بہت ہی اہمیت وعظمت کی حامل ہیں۔ اسی ضمن میں آپ کی ایک اور تحقیق پیش کی جاتی ہے۔ جس کے تحت آپ نے ثابت کیا ہے کہ نام محمد ﷺ سن کر انگوٹھے چومنے کی بابت بعض حدیثیں وہ ہیں جن کے راوی مجہول ہیں جس سے مخالفین کو اعتراض کا موقع ہاتھ آیا۔ جس کا رد آپ نے بڑے بلیغ انداز میں کیا ہے۔ اور پوری تحقیق کے ساتھ ثابت کردیا ہے کہ راوی کے مجہول ہونے کے باوجود بھی کسی حدیث کی صحت پر کوئی منفی اتنا اثر نہیں پڑتا جس سے اسے پوری طرح باطل وضعیف قرار دیا جاسکے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

''کسی حدیث کی سند میں راوی کا مجہول ہونا اگر اثر کرتا ہے تو صرف اس قدر کہ اسے ضعیف کہا جائے نہ کہ وہ باطل وموضوع بلکہ علماء کو اس میں اختلاف ہے کہ جہالت قادحِ صحت اور مانع حجت ہے۔ مجہول کی تین قسمیں ہیں۔

اوّل مستور: جس کی عدالت ظاہری معلوم اور باطنی کی تحقیق نہیں۔
دوم مجہول العین: جس سے صرف ایک ہی شخص نے روایت کی ہو
سوم مجہول الحال: جس کی عدالت ظاہری وباطنی کچھ ثابت نہیں۔

قسم اول یعنی مستور تو جمہور محققین کے نزدیک مقبول ہے یہی مذہب امام الائمہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا ہے باقی دونوں قسموں کو بعض اکابر حجت جانتے ہیں اور جمہور مورث ضعف مانتے ہیں''۔ ۴

پھر افادہ نمبر۳ کے تحت حدیث انقطاع کا حکم بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

''اسی طرح سند کا منقطع ہونا مستلزم وضع نہیں ہمارے ائمہ کرام کے نزدیک تو انقطاع سے صحت وحجت ہی میں کچھ خلل نہیں آتا''۔ ۵

افادہ نمبر۴ کے تحت حدیث مضطرب ومنکر کے موضوع ہونے نہ ہونے کی وضاحت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

''علماء فرماتے ہیں کہ حدیث کا مضطرب بلکہ منکر ہونا بھی موضوعیت سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا بلکہ یہاں تک کہ در بارۂ فضائل مقبول رہے گا۔ بلکہ فرمایا۔ مدرج بھی موضوع سے جدا قسم ہے حالانکہ اس میں تو کلام غیر کا خلط ہوتا ہے''۔ ۶

اس طرح مولانا نے افادہ متعددہ کے ذریعہ وجوہ ضعف حدیث اور وضع حدیث کا مفصل ذکر کیا ہے۔ دراصل فن حدیث کے اعتبار سے یہ اصول عقائد اسلامیہ ہیں جن میں خاص یقین درکار ہے۔ دوسرا درجہ احکام کا ہے کہ ان کے لئے اگر چہ اتنی قوت درکار نہیں پھر بھی حدیث کا صحیح لذاتہ خواہ لغیرہ یا حسن لذاتہ یا کم سے کم لغیرہ ہونا چاہیے۔ جمہور علماء یہاں ضعف حدیث نہیں سنتے۔ تیسرا مرتبہ فضائل ومناقب کا ہے یہاں باتفاق علماء ضعیف حدیث بھی کافی ہے۔

مجدد ملت امام اہل سنت فاضل بریلوی امام احمد رضا خاں کی رجال حدیث اور اصول حدیث کے چند حقائق واقتباس ہدیہ ناظرین ہوئے۔ ان سے اس فن میں آپ کی مہارت تامہ اور تحقیق انیق کا ثبوت واضح ہوتا ہے۔ جسے دیکھتے ہوئے صمیم قلب سے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ بلاشبہ آپ نے حدیث کے رجال و اصول پر عظیم تحقیقات کی ہیں۔ اور اس فن میں آپ کی تحقیقات زبردست معیاری اور عظیم ہیں۔

## حواشی

۱۔ منیر العین مشمولہ فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص ۵۱۸
۲۔ منیر العین مشمولہ فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص ۵۲۳
۳۔ منیر العین فی تقبیل الابہامین۔ مشمولہ فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص ۵۲۵۔ (طبع قدیم)
۴۔ منیر العین فی تقبیل الابہامین مشمولہ فتاویٰ رضویہ ص ۵۳۳
۵۔ منیر العین فی تقبیل الابہامین مشمولہ فتاویٰ رضویہ ص ۵۳۵
۶۔ منیر العین فی تقبیل الابہامین۔ مشمولہ: فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص۔ ۵۳۶

طلبہ کا معارف

# اہل علم کی بے قدری

تحریر: شیخ سید محمد صالح فرفور

ترجمہ: علامہ محمد الحکیم شرف قادری

گذشتہ سے پیوستہ

## علم کے ضائع ہونے کا بڑا سبب

حج کے موقع پر حضرت فضیل بن عیاض قدس سرہٗ کی ملاقات ہارون الرشید سے ہوئی ــــــ آپس میں پر لطف گفتگو ہوئی جس سے ہارون الرشید بہت خوش ہوا اور مانوس ہوا ــــــ ہارون الرشید اُٹھ کر جانے لگا تو حضرت فضیل نے اسے ایک مفید نصیحت گوش گزار کرنے کا فیصلہ کیا ــــــ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے علماء پر واجب فرمایا ہے کہ وہ حکمرانوں کو بطور خیر خواہی نصیحت کریں ــــــ اس لئے ان کے پاس نہ جائیں کہ ان سے جاہ ومنصب، دنیا اور مال حاصل کریں ــــــ جیسے کہ آج کچھ ایسے لوگوں نے اسے حلال جان رکھا ہے جو علم کے دعویدار ہیں اور درحقیقت علم سے کوسوں دور ہیں۔

حضرت فضیل نے فرمایا:

امیر المو ٔمنین! مجھے خوف ہے کہ جس طرح ہمارے یہاں علم ضائع ہو چکا ہے، اسی طرح آپ کی طرف بھی ضائع ہو چکا ہوگا۔

رشید نے کہا: جی ہاں! واقعہ یہی ہے۔

رشید نے یہ نصیحت پلّے باندھ لی ــــــ افعال حج ادا کر کے عراق پہنچا ــــــ تو سب سے پہلے یہ کام کیا کہ تمام شہروں اور فوجی کمانڈروں کو یہ آرڈر بھجوایا کہ علماء آئمہ اور خطباء کے وظیفوں میں اضافہ کیا جائے ــــــ کیونکہ یہ حضرات امت مسلمہ کے چراغ ہیں ــــــ اُمت ان ہی سے ہدایت حاصل کرتی ہے ــــــ عام لوگ جس چیز کو بگاڑ دیتے ہیں، یہ حضرات ہی اس کی اصلاح کرتے ہیں۔ رشید نے آرڈر جاری کیا:

(۱) جو شخص تمہارے ہاں اذان دینے پر مامور ہو اسے ایک ہزار دینار وظیفہ دو۔

(۲) جو شخص قرآن پاک یاد کر لے، پھر علم حاصل کرنے لگے اور علم وادب کی مجلسوں کو آباد کرے، تو اسے دو ہزار دینار وظیفہ دو۔

(۳) جو قرآن پاک کا حافظ ہو، حدیث روایت کرتا ہو اور علم میں فقاہت اور مہارت رکھتا ہو، اسے چار ہزار وظیفہ دو۔

اس مقصد کیلئے موجودہ دور کے نامور علماء وفضلاء اور تحریر کار حضرات امتحان لے کر گریڈ کا فیصلہ کریں ــــــ تم علماء کی بات سنو اور ان کے حکم کی اطاعت کرو ــــــ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

**یَـا اَیُّھَا الَّـذِیْـنَ آمَنُوْ اَطِیْعُوْ االلّٰہَ وَ اَطِیْعُوْ االرَّسُوْلَ وَ اُوْلِی اْلاَمْرِ مِنْکُمْ**

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو، اور رسول مکرم کی اطاعت کرو اور اپنے امر والوں کی۔

اور امر والے وہ اہل علم ہی ہیں جو اپنی دعوت میں مخلص ہیں۔

جب یہ حکم نامہ فوجوں اور شہروں میں پہنچا اور عوام وخواص نے خلیفۂ وقت کے حکم پر عمل کیا تو عظیم علمی انقلاب برپا ہو گیا ــــــــ لوگ علم کی بدولت مالدار ہو گئے اور اسے کافی سمجھنے لگے ــــــــ عوام وخواص علمی سرچشموں سے خود بھی سیراب ہوتے اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاتے ــــــــ اور علم میں اس طرح دلچسپی لینے لگے جس طرح مالدار مال میں دلچسپی لیتے ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن مبارک حج کے موقع پر رشید کے ہمراہ تھے انہوں نے حضرت فضیل کی گفتگو بھی سنی تھی ــــــــ ان کا بیان ہے:

میں نے رسول اللہ ﷺ خلفاء راشدین اور صحابہ کرام کے زمانے کے بعد رشید کے زمانے سے زیادہ عالم، قرآن پاک کے قاری، نیکیوں میں سبقت لے جانے والے اور دین کی حرمتوں کے پاسبان نہیں دیکھے۔

آٹھ سال کی عمر کا بچہ قرآن پاک یاد کر لیا کرتا تھا ــــــــ گیارہ سال کا نوعمر بچہ فقہ اور علم میں مہارت حاصل کر لیتا تھا ــــــــ شعراء کے دیوان یاد کر لیتا تھا اور اساتذہ سے باقاعدہ بحث مباحثہ کرتا تھا ــــــــ اُمت مسلمہ میں ایسا انقلاب بپا ہو گیا جس نے جہالت اور سستی کی چادر اُتار پھینکی خواب غفلت کا پردہ چاک کر دیا ــــــــ علم اور اخلاق کی حکمرانی قائم ہو گئی ــــــــ اس کے بعد مدارس قائم کئے گئے ــــــــ اور ان کے منتظمین اکثر و بیشتر وہ علماء تھے جو سلطان کے کارندے تھے ــــــــ انہوں نے ہمارے لئے ایسا زندہ و پائندہ نشانات چھوڑے جو آج بھی ان کے حق میں گواہی دے رہے ہیں ــــــــ یہیں سے ملت اسلامیہ کا سنہرا دور شروع ہوا، جس کی بنیاد تقویٰ پر تھی ــــــــ اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ حکمران رعایا کا لیڈر ہوتا ہے، دوسرے لوگ اس کے طریقے پر چلتے ہیں ــــــــ اگر وہ درست ہو تو عوام بھی درست اور اگر وہ بگڑ جائے تو عوام بھی بگڑ جائیں گے۔

## تبصرہ

حضرت شیخ محمد صالح فرفور رحمہ اللہ تعالیٰ نے نہایت اہم مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے، آج ہمارے مدارس کی زبوں حالی کسی واقف حال سے مخفی نہیں ہے، پرانے مدرسین تیزی سے رخصت ہو رہے ہیں اور نئے اساتذہ ضرورت سے بہت کم تیار ہو رہے ہیں، اس کی بڑی وجہ مدارس کے مدرسین کی بے قدری ہے طلباء جب اساتذہ کی معاشی اور نفسیاتی کیفیت کا مطالعہ کرتے ہیں (اور یہ مطالعاتی حس ان میں بہت تیز ہوتی ہے) تو برملا کہتے ہیں کہ ہم مدرس نہیں بنیں گے۔ اگر مدرس بنیں گے تو ہمارا حشر بھی وہی ہوگا جو ہمارے اساتذہ کا ہو رہا ہے۔ ایک وہ وقت تھا جب حکمران علم دین اور علماء کی قدر و منزلت کیا کرتے تھے۔ اس وقت امراء اور وزراء کے بیٹے بھی علم دین کی طرف راغب ہوا کرتے تھے، ارباب مدارس کی ذمہ داری ہے کہ اساتذہ کو بشرط

گنجائش زیادہ سے زیادہ سہولتیں فراہم کریں تاکہ مدرسین کی نسل ختم ہونے سے بچ جائے اور نیا خون بھی اس شعبے کو میسر ہوتا رہے۔ ایک دفعہ راقم نے حضرت استاذ الاساتذہ مولانا غلام رسول رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب ''تفہیم البخاری'' سے دریافت کیا کہ جو مدرسین مشاہرہ لے کر علوم دینیہ کی تدریس کے فرائض انجام دیتے ہیں انہیں بھی ثواب ملے گا؟ تو انہوں نے مدرسین کی معاشی حالت کے پیش نظر فرمایا: یہ ناممکن ہے کہ انہیں ثواب نہ ملے۔

یہ بالکل سامنے کی بات ہے کہ جس طبقے کی حوصلہ افزائی کی جائے گی اسی طرف عوام وخواص کا رجحان بڑھ جائے گا، ہمارا دین دار طبقہ نوازتا ہے، نعت خوانوں کو، قوالوں کو، خوش آواز خطیبوں کو، علم وعمل سے بیگانہ پیروں کو، با اثر سیاست دانوں کو اور ارباب اقتدار کو جب کہ ہماری حکومتیں نوازتی ہیں گلوکاروں، گلوکاراؤں، ایکٹروں، ایکٹرسوں، کھلاڑیوں، طبلچیوں، خوشامدیوں اور امریکہ کے پسندیدہ ادیبوں، قلم کاروں اور ایڈیٹروں کو ـــــــ ہمارے عوام یا ارباب حکومت کو تحقیق اور محققین اور خاص طور پر دینی ریسرچ سکالروں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے، معاف کیجئے پھر اس طبقے کے افراد زیادہ سے زیادہ پیدا ہونگے جن کو آپ نوازتے ہیں ایک وقت تھا کہ جامعہ ازہر میں ریسرچ کرنے والوں کو حکومت پاکستان ماہانہ پچاس ڈالر دیا کرتی تھی سنا ہے کہ اب خیر سے وہ بھی بند کردیئے ہیں۔

☆☆☆


الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

ان شاء اللہ

دعوتِ اسلامی کا سندھ سطح پر تین روزہ

سنتوں بھرا

اجتماع

نماز جمعہ تا اتوار ظہر

خصوصی نشست اتوار دن 10 بجے تقریباً

اجتماع گاہ

صحرائے مدینہ

ٹول پلازہ نزد بقائی میڈیکل کالج سپر ہائی وے کراچی۔

www.dawateislami.net

11 12 13

فروری 2005

۲، ۳، ۴

محرم الحرام ۱۴۲۶ھ

(کیلنڈر کے مطابق)

اشتہار برائے ایصال ثواب

بلبل مدینہ الحاج محمد مشتاق قادری عطاری (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

معارف کتب

# جامع الشواھد............ ایک تحلیل وتجزیہ

از: ڈاکٹر شمس مصباحی پورنوی، بمبئی

مولانا شاہ وصی احمد محدث سورتی علیہ الرحمۃ انیسویں صدی عیسوی میں ایک عالم باعمل اور صاحب کرامت واستقامت بزرگ گزرے ہیں۔ ان کی پیدائش ۱۸۳۶ء میں ہوئی ان کے آباء واجداد شہر حبیب ''مدینہ منورہ'' کے متوطن تھے۔ جو ہجرت فرما کر شاہ جہاں کے دورِ حکومت میں براہ سورت بندرگاہ ہندوستان وارد ہوئے۔ اور سورت کے قریب ''راندیر'' کو اپنا وطن ثانی بنایا۔ ان کے والد ماجد حضرت مولانا محمد قاسم اور جد امجد حضرت مولانا طاہر خدا ترس عالم وفاضل تھے۔ علوم دین کی تدریس واشاعت اور خلق خدا کی ہدایت وارشاد میں سر گرم رہتے تھے۔ ذریعہ معاش کپڑوں کی تجارت تھی۔

آپ نے ''راندیر'' میں جد امجد اور، والد ماجد سے، دہلی میں ''مدرسہ حسین بخش''، کانپور میں ''مدرسہ فیض عام''، علی گڑھ میں حضرت مولانا مفتی لطف اللہ صاحب سے اور سہار نپور میں حضرت مولانا احمد علی محشی بخاری شریف سے تعلیم پائی۔ استاذ محترم مفتی لطف اللہ صاحب کے ایماء پر گنج مراد آباد حاضر ہوئے۔ حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن علیہ الرحمہ سے بیعت وارادت کا تعلق قائم کیا سند حدیث اور سند خلافت و اجازت سے سرفراز ہوئے۔

ملک کی مختلف درسگاہوں میں آپ نے درس وافادہ کی مسند بچھائی ''مدرسہ حنفیہ'' عظیم آباد پٹنہ میں خصوصی اہتمام سے آپ نے اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھائے اور علم وفن کے گوہر لٹائے۔

۱۸۶۷ء آپ پیلی بھیت تشریف لائے۔ ''جامع مسجد'' پیلی بھیت، جو حافظ الملک حافظ رحمت خان نے تعمیر کی تھی' اس کے دامن میں مدرسہ حافظیہ'' قائم تھا۔ آپ اس عربی مدرسہ کے صدر مدرس مقرر ہوئے۔ ۱۳۰۱ھ میں وہیں آپ نے ایک وسیع قطعۂ اراضی خریدا اور ایک عظیم درسگاہ کا تخیل پیش کیا۔ جلسۂ تاسیس میں رامپور، بدایوں، بریلی اور پنجاب کے صاحبان فضل وکمال نے شرکت کی۔ امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ نے خشتِ اوّل رکھی فن حدیث کی ضرورت واہمیت اور خصوصیت وبرتری پر متواتر تین گھنٹے تقریر فرمائی۔ اس نومولود بلند بالا درسگاہ کا نام ''مدرسۃ الحدیث'' قرار پایا۔

آپ کی تدریس وتفہیم اور علم وبزرگی کا ملک بھر میں جو شہرہ تھا اس نے بہار وبنگال، رامپور، کانپور، علی گڑھ، سہانپور دہلی، لاہور' علی پور اور دیگر بلاد وامصار کے تشنگان علوم کو مشتاق ومتاثر کیا۔ ''مدرسہ الحدیث'' میں طالبانِ علمِ حدیث کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگ گئے۔ علم دین کی تدریس خصوصاً فن حدیث کی خدمت واشاعت مستقلاً آپ نے چالیس سال تک کی۔ نامور تلامذہ میں درج ذیل اسماء قابل ذکر ہیں۔

حضرت مولانا سید سلیمان اشرف۔ سابق صدر شعبہ علوم مشرقیہ علی گڑھ یونیورسٹی، ملک العلماء مولانا سید شاہ محمد ظفر الدین رضوی عظیم آبادی آگرہ، مولانا مفتی عبدالقادر لاہور، مولانا شاہ سید خادم حسین، ابن پیر سید جماعت علی شاہ، مولانا شاہ مصباح الحسن پھپھوندوی، مولانا

عبدالعزیز محدث بجنوری، مولانا شاہ سید محمد محدث کچھوچھوی، اور قطب مدینہ مولانا شاہ ضیاء الدین مہاجر مدنی وغیرہ رحمہم اللہ۔

۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء میں علم وفن کا یہ کوہِ گراں مخلوق خدا کی نگاہوں سے اوجھل اور خالق کائنات کے حضور درس حدیث دیتے دیتے حاضر ہو گیا۔ مسلمانوں کے ایک بڑے طبقے میں وہ ''وحید العصر فی الحدیث'' ''خیر المحدثین'' اور ''محدث سورتی'' کے لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔ تصانیف میں حاشیہ بیضاوی شریف، حاشیہ مدارک شریف، حاشیہ جلالین شریف، تعلیقاتِ سنن نسائی، تعلیقاتِ شرح معانی الآثار، تعلیقاتِ شروح اربعہ ترمذی، شرح سنن ابوداؤد، شرح مشکوٰۃ المصابیح افادات حصن حصین، التالیقات المجلی لمعانی منیۃ المصلی، الدرہ فی عقد الایدی تحت السری، کشف الغمہ عن سنتیہ العمامہ، اظہارِ شریعت، حاشیہ مقاماتِ حریری، حاشیہ شافیہ، حاشیہ ملاحسن، حاشیہ میبذی، انفع، الشواھد اور جامع الشواہد آپ کی قلمی یادگاریں ہیں۔ موخر الذکر تصنیف جو دراصل ایک فتویٰ ہے۔ '''جامع الشواہد فی اخراج الوہابین عن مساجد'' تاریخی اہمیت کی حامل ہے۔ تفصیل سے گریز کرتے ہوئے۔ ذیل کی سطور میں اس تاریخی فتویٰ کا تحلیل و تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

واقف کاروں سے یہ امر مخفی نہیں کہ ہندوستان میں تحریک وہابیت کے قائد اوّل مولوی اسماعیل دہلوی تھے۔ میاں نزیر حسین سورج گڈھی ثم دہلوی دوسرے قائد تھے۔ جبکہ اس تحریک کا تیسرا اور چوتھا ہیڈ کواٹر بٹالہ اور امرتسر تھا۔ ۱۳۰۰ھ/۱۸۸۳ء میں میاں صاحب نے ارادۂ حج کیا تو مشائخ وسادات مکہ مکرمہ اور وہاں مقیم ہندوستانی مہاجر علماء خصوصاً حضرت مولانا شاہ خیر الدین دہلوی والد ماجد مولانا ابوالکلام آزاد جو ردِ وہابیت میں پیش پیش تھے' نے سرکردہ علماء ہند سے خطوط اور سوالات کے ذریعہ میاں صاحب کے عقائد معلوم کئے۔ ہندوستانی مہاجر علماء کے کچھ نام یہ ہیں۔ جو مکہ مکرمہ میں مقیم تھے:

۱۔ شیخ الدلائل مولانا عبدالحق الہٰ آبادی، مہاجر مکی

۲۔ محبوب الہ حاجی امداد اللہ، مہاجر مکی

۳۔ مولانا رحمت اللہ کیرانوی، مہاجر مکی۔

۴۔ مولانا خیر الدین دہلوی، مہاجر مکی (والد ماجد جناب ابوالکلام آزاد)

چنانچہ کئی ہندوستانی علماء ومفتیان کرام نے میاں صاحب کے عقائد واعمال کا انڈکس تیار کیا۔ سب سے زیادہ جامع ''جامع الشواہد'' تھی جو مصنف نے ایک فتویٰ کی صورت میں مرتب فرمائی۔ قریب ڈیڑھ سو علماء وفقہاء نے اپنی تصدیقات وتقریظات، تائیدات وتوقیعات، دستخطوں اور مہروں سے اس کتاب کو مزین ومعتبر کردیا۔ ان کا تعلق دہلی، کانپور، لکھنؤ، رامپور، اندور، چھاؤنی، لدھیانہ، پنجاب، کشمیر، اور دیوبند سے ہے سب کا ذکر موجب طوالت ہے۔ اساطین دیوبند کے کچھ نام یہ ہیں:

۱۔ جناب رشید احمد گنگوہی

۲۔ جناب محمود الحسن دیوبندی

۳۔ جناب یعقوب نانوتوی

۴۔ جناب محمد محمود دیوبندی

الغرض تاج الفحول شاہ مولانا عبدالقادر بدایونی (م ۱۳۱۸ھ) خلف رشید شاہ فضل رسول بدایونی کے ہاتھوں، جو اس سال حج کو جارہے تھے۔ ''جامع الشواہد'' مکہ معظمہ پہنچی۔ والی حجاز شریف مکہ نے سارے علماء و جو حجازی وغیر حجازی تھے سب کو جمع کرایا۔ مولانا رحمت اللہ

کیرانوی اور مولانا خیر الدین دہلوی نے اس علمی مذاکرہ میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ چنانچہ علماء وشیوخ کی موجودگی میں میاں صاحب کی گرفت ہوئی۔ بحث ومناظرہ ہوا۔ میاں صاحب گرفتار کر لئے گئے۔

بالآخر میاں صاحب نے اپنی غیر مقلدیت سے برأت کا اظہار اور حنفی مقلد ہونے کا اقرار کیا۔ ان کا یہ توبہ نامہ رجوع، برأت اور اقرار نامہ حسب الحکم والئی حجاز ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۰۰ھ کو ''مطبع مہریہ'' واقع مکہ معظمہ سے شائع ہوا اور حجاج کرام کے ذریعے تمام بلاد اسلامیہ میں پہنچا۔ اصل مطبوعہ ''توبہ نامہ'' مکہ مکرمہ حافظ محمد عبداللہ امام وخطیب جامع مسجد بہار شریف کے مکان میں موجود ہے۔

۱۳۳۷ھ/۱۹۱۹ء میں وہابیوں کے ایک پر جوش وکیل نے نہ جانے کیوں پھر یہ ''توبہ نامہ'' اخبار ''الفقیہ'' امرتسر میں چھپوادیا۔ واضح رہے کہ میاں صاحب نے اپنے اصحاب واتباع سمیت توبہ کی اور چھاپی ہے اور اہل سنت کے علاوہ سب فرقوں کو غلط کہا ہے۔ یہ توبہ نامہ عربی زبان میں ہے۔ ملاحظہ ہو: ''الفقیہ'' امرتسر ۵/ جولائی ۱۹۱۹ء جلد ۳ شمارہ نمبر ۱۳/ ص ۱۲۔۱۱ لیکن بعد کے حالات سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے اپنی جاں بخشی کے لئے یہ تقیہ اور حیلہ اختیار کیا تھا۔

## جامع الشواہد کی متعدد اشاعتیں:

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ | مطبع فیض محمد لکھنو، ۱۲۹۸ھ | تعداد دس ہزار |
| ۲۔ | مطبع نظامی' کانپور ۱۳۰۰ھ | تعداد دو ہزار |
| ۳۔ | مطبع گلزار محمدی لاہور ۱۳۰۳ھ | تعداد پانچ ہزار |
| ۴۔ | فیض بخش پریس' لاہور ۱۳۰۳ھ | تعداد ایک ہزار |
| ۵۔ | مطبع کریمی لاہور ۱۳۵۲ھ | تعداد ایک ہزار |
| ۶۔ | مکتبہ نبویہ، لاہور ۱۹۵۸ھ | تعداد ایک ہزار |
| ۷۔ | مکتبہ اہلسنت پیلی بھیت ۱۳۷۲ھ | تعداد ایک ہزار |
| ۸۔ | مطبع ریاض آگرہ | (سن وتعداد معلوم نہیں ہوسکا) |

ذیل کی کتابوں میں ''جامع الشواہد'' بطور ضمیمہ مشمول ومطبوع ہوئی۔

۹۔ فتح المبین، تصنیف مولانا محمد منصور علی مراد آبادی مطبع دار العلم والعمل، فرنگی محل لکھنؤ، ۱۳۰۱ھ

۱۰۔ تنبیہ الوہابین، تصنیف مولانا عبد العلی، مدراسی، مطبوعہ آسی، لکھنو ۱۳۰۸ھ

۱۱۔ نصر المقلدین، تصنیف مولانا حافظ علی بٹالوی، مطبع آسی لکھنو ۱۳۲۰ھ

۱۲۔ اخراج المنافقین، مولانا نبی بخش حلوائی لاہوری، مطبوعہ کریمی، لاہور ۱۳۵۲ھ

## حالیہ ایڈیشنز بطور ضمیمہ

۱۳۔ مشمولہ ''تذکرۂ محدث سورتی'' مؤلفہ ڈاکٹر خواجہ رضی حیدر (۱۴۲ اص تا ۱۷۶) بعنوان ایک اہم فتویٰ مطبوعہ سورتی اکیڈمی ناظم آباد کراچی ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۲ء

۱۴۔ رسالہ منفرد ترتیب جدید، مفتی جلال الدین امجدی بستوی، اس میں ایک فتویٰ علماء مکہ مکرمہ کا بھی شامل ہے۔ جو ''تنبیہ الوہابین'' ۴۹۱ص تا ۴۹۷ سے ماخوذ ہے مطبوعہ کتب خانہ امجدیہ مٹیا محل، دہلی (سن وتعداد مذکورہ نہیں)

۱۵۔ یہی رسالہ منفرد مرتبہ مفتی جلال الدین امجدی ادارہ ''معارف نعمانیہ'' لاہور نے شائع کیا ہے۔ تعداد اشاعت مذکورہ نہیں۔ سن طباعت ۱۴۲۰ھ / ۱۹۹۹ء ہے۔

شعرائے کرام اور مقالہ نگار حضرات متوجہ ہوں

ماہنامہ ''ارمغانِ حمد'' کی خصوصی اشاعت

''امام احمد رضا نمبر''

جلد شائع ہو رہا ہے۔

ملنے کا پتہ: جہان حمد پبلی کیشنز ۲۶/۳۸ بی ون ایریا لیاقت آباد کراچی۔ Ph: 021-4922701

فروغِ رضویات کا سفر

# اپنے دیس.......... بنگلہ دیس میں

پندرہویں قسط

صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری

(اللہ تعالیٰ کے سوا انبیاء کرام علیھم اسلام اولیاء و اھل اللہ سے بھی استعانت جائز ہے)۔ اولیائے کرام رحمھم اللہ کی شان و کرامت میں مزید اشعار ملاحظہ ہوں:

این سخن مذکور درزا داللبیب
بیں طوالع شرحِ مشکوٰۃ اے حبیب

(یہ بات ''زاد اللبیب'' کتاب میں لکھی ہوئی ہے اور اے ہمدم اگر مزید تشریح و تفصیل اس مسئلہ کی دیکھنی ہو تو ''مشکوٰۃ'' کی شرح ''طوالع'' مطالعہ کیجئے)۔

ہم بتفسیرِ عزیزی ایں چنیں ......... ترمذی و حصن حصیں رابہ ہیں

(اس کی اصل ''تفسیر عزیزی'' ''ترمذی شریف'' اور حصن حصین'' میں بھی موجود ہے آپ ملاحظہ کر سکتے ہیں)۔

اھلِ حق رادر جوازش نے کلام...... ''فتویٰ شامی'' بیں اے نیک نام

(اھلِ حق کا اس کے جواز پر فتویٰ ہے' اے نیک دوست آپ چاہیں تو فتاویٰ شامی اٹھا کر دیکھ لیں)۔

ہم نظر کن اندر ''دارا النفید'' .......... راہ حق در وے بیابی اے لبید

(اے عقلمند دوست اس سلسلے میں ''دار النفید'' کا مطالعہ بھی مفید رہے گا' راہِ راست کی طرف تمہیں (مزید) رہنمائی ملجائے گی)

نیز خیر الدین رملی اے جواں.......... بر جوارش داد فتویٰ بے گماں

(اے میرے جوان دوست تمہاری مزید تسلی و تشفی کے لئے عرض ہے کہ اپنے وقت کے امام الائمہ اور فقیہہ عصر حضرت امام خیر الدین رملی نے بھی استعانت لغیر اللہ پر (دلائلِ قاھرہ کے ساتھ) جواز کا فتویٰ دیا ہے) جہاں مذکورہ اشعار سے آپ کے علم و فضل اور فارسی شاعری میں آپ کے بلند رتبے کا پتہ چلتا ہے وہیں اولیائے کرام رحمھم اللہ سے آپ کی بے پناہ محبت و عقیدت کا بھی اظہار ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ پر برعظیم پاک و ھند و بنگلہ دیش کے جید اولیائے اللہ رحمھم اللہ کا فیضان تھا۔ آپ ایک صاحبِ علم و تقویٰ اور اھلِ کشف بزرگ تھے آپ اپنے کشفِ باطنی سے صاحبِ مزار کے مقام و مرتبہ کا عرفان حاصل کر لیتے تھے۔ اس کی دلیل دیوان عزیزی میں وہ اشعار ہیں جنمیں آپ نے بعض بزرگوں کے مزارات کے متعلق یہ واضح نشاندہی فرمائی ہے کہ فلاں بزرگ کے مزار پر بوقت حاضری فلاں دعا مستجاب ہے اور فلاں بزرگ کے مزار پر یوں استغاثہ پیش کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ پاک و ھند کے اس وقت کے اکابر علما و مشائخ اھلسنت سے آپ کے گہرے روابط تھے۔ آپ نے مشرقی پاکستان میں عوام الناس میں مذھبی بیداری اور عقیدہ و مسلک اھلسنت کی حفاظت کا احساس پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ نے فقیہہ ملت حضرت علامہ مفتی وقار الدین رضوی حامدی قادری علیہ الرحمہ کی ہمراہی میں' جو اس وقت (۱۹۵۰ء) جامعہ احمدیہ سنیہ سولہ شہر چٹا گانگ کے پرنسپل تھے، مشرقی پاکستان میں اھلسنت کی تنظیم سازی اور مدارسِ اسلامی کے قیام میں تاریخ ساز کارنامہ انجام دیا جس کا اعتراف آج بھی وہاں کے حضرات کو ہے۔ اس ضمن میں حضرت پیر طریقت حضرت خواجہ خواجگان محمد عبد الرحمٰن صاحب چھوروی علیہ الرحمۃ (م یکم ذی الحج ۱۳۴۲ھ) چھور شریف' ضلع ہری پور'

سرحد، پاکستان) کے تربیت یافتہ اور خلیفہ مجاز حضرت العلام حافظ قاری سید احمد شاہ صاحب قادری سریکوئی (م ۱۲ ذیقعد ۱۳۸۱ھ/ ۱۹۶۱ء سریکوٹ شریف، ایبٹ آباد، سرحد پاکستان) اور ان کے فرزند اور جانشین فخر المشائخ حضرت الحاج پیر سید محمد طیب شاہ قدس سرہ سرھما کا بھی اہم کردار ہے۔ شیر بنگلہ حضرت شاہ عزیز الحق علیہ الرحمۃ کے ان سے خاص مراسم تھے۔ تبلیغ مسلک اہلسنت کے ضمن میں حضرت سلطان الواعظین، احسن العلماء، علامہ مولانا قاضی احسن الرحمٰن ہاشمی قدس سرہ العزیز (والد ماجد امام اہلسنت بنگلہ دیش حضرت قاضی سید نور الاسلام ہاشمی وفقیہ بنگال حضرت علامہ مفتی امین الاسلام ہاشمی مدظلہ) کے خانوادے کی مساعی جلیلہ بھی تاریخی اہمیت کی حامل ہیں۔

جیسا کہ گذشتہ سطور میں گذرا، شیر بنگلہ علیہ الرحمۃ کے خانوادے سے اس خانوادے کے دیرینہ نسبی، علمی اور اخلاقی وروحانی تعلقات قائم ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ ان تمام مذکورہ خانوادوں سے رشد وہدایت درس وتدریس اور تبلیغ مسلکِ اہلسنت کا سلسلہ تا صبح قیامت جاری و ساری فرمائے (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)۔

قیام پاکستان کے فوراً بعد حضرت شاہ عزیز الحق قادری کی خصوصی دعوت پر فاتحِ سرحد حضرت علامہ عبد الحامد بدایونی اور قائد اہلسنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی علیہما الرحمۃ نے مشرقی پاکستان کا دورہ کیا، ۱۹۶۰ سے لیکر اپنے وصال (۲۵ ستمبر ۱۹۶۹ء) تک آپ نے متعدد کانفرنسیں/ منعقد کیں جن میں مشرقی پاکستان کے علماء ومشائخ کے علاوہ مغربی پاکستان سے حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی، غزالیِ زماں حضرت سید احمد سعید کاظمی، خطیب اعظم حضرت علامہ شاہ عارف اللہ میرٹھی رحمہم اللہ شیخ الجامعہ بہاولپور حضرت علامہ مولانا حسن الدین ہاشمی صاحب اور خطیب پاکستان حضرت علامہ محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمۃ نے خطاب کیا۔ ان میں سے دو کانفرنسیں منعقدہ مسلم ہال چٹاگانگ بتاریخ ۲۳، ۲۴، ۲۵ جولائی ۱۹۶۵ء اور ۲۲، ۲۳ جون ۱۹۶۸ء خاص اہمیت کے حامل تھیں ان کانفرنسوں کا ایک مثبت اثر یہ ہوا بہت سے لوگ بدمذھبیت خصوصاً وھابیت اور دیوبندیت سے تائب ہوئے۔

ایک مرتبہ مولوی حسین احمد ٹانڈی دیوبندی (جو مدینہ شریف میں اپنے چند سالہ قیام کی بناء پر خود کو ''مدنی'' بھی لکھتے تھے) کے ایک شاگرد رشید مولوی عبد السلام حسینی دیوبندی سے امکان کذب باری تعالیٰ'' کے مسئلہ پر زبردست اور طویل مناظرہ ہوئے، جس میں لوگوں کے جمِّ غفیر نے دیکھا کہ حسینی صاحب نے شیرِ بنگلہ علیہ الرحمۃ کے پیش کردہ دلائل قاھرہ کے سامنے بے بس ہوکر اپنی شکست تسلیم کی اور دیوبندیت سے تائب ہوئے۔ حضرت شاہ عزیز الحق قادری علیہ الرحمۃ طریقت میں حضرت سید عبد الحمید بغدادی رحمہم اللہ کے سلسلہ قادریہ میں خلیفہ مجاز تھے۔ آپ تمام زندگی تبلیغ دین کے سلسلے میں اسفار ومحافل میں مشغول رہے لیکن اس کے باوجود آپ نے متعدد کتب تصنیف کیں جو دیوان عزیزی کے علاوہ ہیں: افسوس کہ علم و ہدایت اور معرفت وحکمت کا یہ آفتاب عالمتاب ۱۲ رجب المرجب ۱۳۸۹ھ مطابق ۲۵ ستمبر ۱۹۶۹ء کو غروب ہوگیا، اور اپنے پیچھے عزم و عزیمت، جرأت وشجاعت، علم وحکمت اور اللہ رب العزت اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کی عظیم نشانیاں چھوڑ گیا۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را!

حضرت مولانا مفتی قاضی امین الاسلام ہاشمی مدظلہ العالی آپ کے وصال پاک کے چشم دید گواہ ہیں، اس مضمون کے تمام واقعات و روایات ان سے اور ان کے فاضل صاحبزادے حضرت مولانا مفتی قاضی شاھد الرحمٰن سلمہ المنان سے مروی ہیں۔ حضرت مفتی امین الاسلام صاحب فرماتے ہیں کہ شیرِ بنگلہ علیہ الرحمۃ نے وصیت کی تھی کہ میرے انتقال کے بعد میری مرقد اسقدر گہری کھودنا کہ جب قبر میں شفیع عاصیان، میرے آقا ومولیٰ سرورِ ہردوسرا محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لائیں تو میں کھڑے ہوکر ان کے حضور

''مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام''

کا نذرانہ پیش کرسکوں' یہ بھی وصیت فرمائی کہ ۱۹۵۱ء میں مجھ پر قاتلانہ حملہ کے وقت میرا زیب تن خون آلودہ لباس بھی میرے ساتھ قبر میں دفن کردینا۔ تاکہ میں قبر میں سید عالم ﷺ کے حضور سرخرو ہوکر پیش ہو سکوں اور جب سرکار ﷺ دریافت فرمائیں اے عزیز تم یہ کیا لائے ؟ تو یہ کہہ سکوں کہ ۔

لحد میں عشقِ رخِ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

بعد تجہیز و تکفین جب آپ کا جنازہ تیار ہوکر رکھا گیا تو ایک جمِ غفیر نے صلوۃ وسلام پڑھنا شروع کردیا اس موقع پر محترم مفتی قاضی امین الا سلام ہاشمی مدظلہ العالی کے برادر بزرگ' امام اہلسنت بنگلہ دیش' حضرت علامہ مولانا قاضی نورالاسلام ہاشمی دامت برکاتہم قدسیہ نے فرمایا کہ ''اے شیر بنگال آپ نے تمام عمر سید عالم ﷺ کے حضور دست بدستہ کھڑے ہوکت صلوۃ وسلام پیش کیا ہے' کیا آج ہمارے ساتھ صلوۃ وسلام نہیں پڑھیں گے'' ؟ یہ کہنا تھا کہ وہاں موجود تمام افراد نے دیکھا کہ آپ کے ہونٹوں کو جنبش ہوئی اور آپ کے منہ سے صلوۃ وسلام پڑھنے کی آواز آئی۔

آپ کے وصال پر دنیائے اہلِ سنت میں ایک کہرام مچ گیا، مشرقی پاکستان کے اہل سنت ایک سالارِ کارواں سے محروم ہوگئے دنیا بھر سے جیّد علماء و مشائخِ اہلسنت کے تعزیتی پیغامات آئے خود چٹا گانگ کے دیوبندی علماء نے بھی تعزیزت کی مثلاً مدرسہ معین الاسلام ہاٹ ہزاری جو چٹا گانگ بلکہ موجودہ بنگلہ دیش میں دیوبندیوں کا سب سے بڑا مدرسہ ہے، یہاں فی الوقت تقریباً دس ہزار طلبہ زیرِ تعلیم ہیں' اس کے مہتمم مفتی فیض الاسلام نے' جو تمام عمر عزیز الحق قادری قدس سرہٗ سے اختلافی مسائل میں نبرد آزما رہے۔ شیر بنگلہ کو یوں خراجِ تحسین پیش کیا:

''افسوس آج علم کا جہاز ڈوب گیا''

انہوں نے اسی پر اکتفانہ کیا بلکہ اپنے مدرسے میں عام تعطیل کا اعلان کیا اور اپنے تمام طلباء واساتذہ سمیت نمازِ جنازہ میں شرکت کی۔ مسلکِ حقہّ زندہ باد! یہ ہے مسلکِ اعلٰحضرت کی زندہ کرامت! شیر بنگلہ علیہ الرحمہ اور اھل اللہ سے محبت کی جو شمع جلائی تھی وہ آج بھی ہمارے' بنگالی سنی برادران کے سینوں میں فروزاں ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس شمع کی لو کو تیز سے تیز تر کرنے کیلئے وہاں کے زعمائے اھل سنت یکجہتی' اتحاد واتفاق کے جذبہ کے تحت عوام اہلسنت کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیں' پھر اس کی برکات بنگلہ دیش کی فضاؤں میں ہر سطح پر محسوس ہوں گی۔

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی!

جب فقیر حضرت علامہ مولانا مفتی امین الاسلام ہاشمی صاحب کے ساتھ شیرِ بنگلہ کے مزار پر حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ: حضرت شیر بنگلہ علیہ الرحمہ کی ایک وصیت یہ بھی تھی کہ جو بھی میرے مزار پر حاضری کیلئے آئے تو فاتحہ کے ساتھ میرے آقاء و مولا ﷺ کی بارگاہ اقدس میں صلوۃ وسلام بھی ضرور پڑھے' چنانچہ فاتحہ کے بعد ہم نے بھی مفتی صاحب قبلہ کی قیادت میں صلوۃ وسلام پڑھا' لیکن یہ صلوۃ وسلام میلاد نامے کے ساتھ تھا' بڑا کیف وسرور محسوس ہوا۔

آپ کے مزار اقدس پر ایک خوبصورت گنبد ہے جس کے حجرے میں آپ محو استراحت ہیں اس کے دروازے پر حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ کے یہ اشعار تحریر ہیں:

ہر کہ خواھد ہم نشینے با خدا............ اُونشیند در حضورِ اولیاء
اولیاء را ھست قدرت از الہٰ...... تیر جستہ باز گرداند زِ راہ

اللہ تبارک و تعالیٰ شیرِ بنگلہ حضرت عزیز الحق قادری علیہ الرحمہ و الرضوان کے مرقدِ مبارک پر رحمت و رضوان کی بارش فرمائے اور رہتی دنیا تک ان کے فیوض و برکات کو جاری وساری رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

............☆☆☆............

# کتبِ نو

معارف کتب

تبصرہ نگار: ابواویس صابری

## حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ

از: علامہ سید شاہ تراب الحق قادری

امام الائمہ سراج الامہ حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنفیہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی امت مسلمہ میں جس عظیم مقام ومرتبہ پر فائز ہے اس کا ادراک ہر صغیر وکبیر کو اچھی طرح حاصل ہے اس وقت پوری دنیا میں اُمت مسلمہ کی غالب اکثریت آپ ہی کے مسلک پر کاربند ہے اور الحمدللہ مسلکِ احناف ہی غالب ہے اس کا سبب سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کا تفقہ فی الدین تقویٰ وطہارت اور عظیم روحانی مقام ہے جو ان کو اللہ سبحانہٗ تعالیٰ اور حضور سرور کائنات علیہ السلام کی بارگاہ سے نصیب ہوا۔ زیر تبصرہ کتاب نہایت جامع، مدلل، عام فہم اور سلیس ہے جسے مبلغ اسلام پیر طریقت حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری نے بڑی محنت، عرق ریزی اور دل سوزی سے مرتب فرمایا ہے۔ کتاب کے سترہ ابواب اس کی اہمیت افادیت اور جامعیت پر دال ہیں۔ کتاب کو محترم نجابت علی تارڑ کے زیر اہتمام زاویہ پبلشرز۔ 6 مرکز الاویس (ستا ہوٹل) دربار مارکیٹ لاہور نے عمدہ انداز میں شائع کیا ہے کتاب کے 352 صفحات ہیں کاغذ سفید سرورق دیدہ زیب اور جلد اچھی ہے۔ جبکہ -/120 روپے ہدیہ مناسب ہے۔

☆☆☆

## تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ (برکاتیہ)

از: محمد صادق قصوری

مورخ اہل سنت محترم محمد صادق قصوری نے زیر نظر کتاب مرتب کر کے تصوف وصوفیاء سے دلچسپی رکھنے والے قارئین پر بڑا احسان کیا ہے کتاب میں سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ برکاتیہ کے جملہ مشائخ عظام اور پھر اس کی ابتداء سے اصل تک تمام بزرگان دین صوفیاء، صلحاء، صحابہ، اہل بیت اور حتی کہ سرور عالم نور مجسم ﷺ کے سیرت وسوانح، تعلیمات، افکار ونظریات، خدمات کارناموں اور جدو جہد کے حوالے سے سبق آموز واقعات بڑی تفصیل سے جمع کر دیئے ہیں جو اصلاح احوال کے حوالے سے خاصے کی چیز ہے آخر میں سلسلہ شریف کے علاوہ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ برکاتیہ، سلسلہ قادریہ طاہریہ، سلسلہ چشتیہ نظامیہ، سراجیہ، اشرفیہ سمیت متعدد سلاسل طریقت کے شجرہ ہائے طریقت شامل اشاعت کر دیئے گئے ہیں۔ صفحات 464، سرورق نہایت دیدہ زیب اور جاذب نظر جلد مضبوط جبکہ قیمت صرف 200 روپے ہے یہ کتاب بھی زاویہ پبلشرز نے شائع کی ہے۔

☆☆☆

## انتخاب حدائق بخشش (اردو)

ترتیب جدید: صلاح الدین سعیدی

قیمت: دعائے خیر ، ڈاک خرچ 20 روپے۔

پتہ: قاری نیاز احمد سعیدی جامع مسجد ریلوے روڈ پاور ہاؤس۔ مغلپورہ روڈ، لاہور

سرورِ کونین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعریف وتوصیف شریعت کی طرف سے مامور بہ بھی ہے اور ہر اُمتی کا تقاضائے محبت بھی۔ اس عمل سے گناہ جھڑتے ہیں اور درجات بلند ہوتے ہیں۔ نعت شریف بذات خود جس قدر ضروری ہے اتنا ہی اس کا شریعت کے مطابق ہونا بھی ضروری ہے۔ یہ تب ہی ہوگا جب نعت گو کو قرآن وسنت کا مکمل فہم ہو گا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام اہلِ ایمان کیلئے ایک بڑی سوغات ہے اور مرحلہ مدحت کو طے کرنے کا شاندار ذریعہ ہے۔ کیونکہ امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ''جام شریعت'' بھی ہے اور ''سندان عشق'' بھی۔ اسرار وحی بھی ہیں اور شاعرانہ رنگین بیانی بھی۔ آپ کا دیوان حدائق بخشش ۱۳۲۵ھ سے مسلسل طبع ہوتا آرہا ہے۔ اب اس کے ''سوسالہ جشن'' کے موقع پر محمد صلاح الدین صاحب نے اس گلدستہ محامد کو ایک نئی طرح باندھنے کا اہتمام کیا ہے۔ حدائق بخشش سے اردو نعتیہ کلام علیحدہ کر لیا ہے پھر اسے حروف تہجی کی ترتیب سے لکھا ہے۔ حسن اتفاق سے آغاز اسمِ ''اللہ'' سے ہو رہا ہے۔ اللہ کی سرتابقدم شان ہیں یہ' اور رسول اللہ ﷺ کی اسم گرامی ''محمد'' ﷺ کے اعداد (۹۲) کی مناسبت سے ۹۲ صفحات پر مشتمل ہے۔

☆☆☆

صدر: ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل

# صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری

کے ارشاد گرامی کے مطابق شائع کی گئیں اہم کتب

## فتاویٰ ارشادیہ

دنیائے اسلام کے عظیم فقیہہ

حضرت علامہ ارشاد حسین رامپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ

ہزاروں علمی و تحقیقی فتاویٰ جات پر مشتمل

پاکستان میں پہلی بار منظر عام پر آنے والا

## فتاویٰ اجملیہ

علم و تحقیق کی دنیا کے عظیم سپوت حضرت علامہ محمد اجمل سنبھلی

## تذکرہ اصحاب کہف

غلام عباس باروی

## فیصلہ حق و باطل

حضرت علامہ محمد اجمل سنبھلی رحمۃ اللہ علیہ

## آیئے نماز سیکھیں

غلام عباس باروی

## فتنہ قادیانیت دین وملت کے لئے زہر قاتل

علامہ شاہد حبیب میو

## نورانی ڈائری ۲۰۰۵ء

ملک محبوب الرسول قادری

## ارشادات امام ربانی

علامہ سید ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: غلام عباس باروی

امام وخطیب جامع مسجد رضائے مصطفیٰ

دارالعلوم چشتیہ (فرسٹ) کورنگی نمبر 4 کراچی

0300-3488360

ادارۂ تعلیمات امام ربانی مجدد الف ثانی

مرکزی دفتر دارالعلوم عباسیہ باروبہ طاہر آباد نواں کوٹ چوبارہ ضلع لیہ 0303-6238720

# دینی ، تحقیقی و ملّی خبریں

☆ فروغ رضویات کے ضمن میں اہم پیش رفت ☆ امام احمد رضا پر ۱۷ ویں پی ایچ ڈی

## امام احمد رضا پر پی ایچ ڈی کی ۱۷ ویں ڈگری تفویض

باعث مسرت ہے یہ خبر کہ بہار یونیورسٹی مظفر پور نے غلام جابر شمس مصباحی پورنوی کو پی ایچ ڈی کی تفویض کر دی ہے ان کا عنوان ہے'' امام احمد رضا کی مکتوب نگاری'' یہ تحقیقی مقالہ انہوں نے ممتاز اسکالر ڈاکٹر پروفیسر فاروق احمد صدیقی صدر شعبۂ اردو یونیورسٹی کی خاص نگرانی میں تحریر کیا ہے۔ اس کی کامیابی پر ڈاکٹر شمس مصباحی کو ہم مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

مرسلہ: محمد مجیب الرحمٰن نوری

ناظم تعلیمات، جامعہ کنز الایمان ٹرسٹ، اندھیری، بمبئی

(نوٹ: امام احمد رضا پر پی۔ ایچ۔ ڈی کی یہ ۱۷ ویں ڈگری ہے۔ ادارہ)

............☆☆☆............

## فروغ رضویات کے ضمن میں ایک اہم پیش رفت

ڈاکٹر محمد عبدالودود الجامعۃ الاسلامیہ، کوشٹیا، بنگلہ دیش

قابل صد احترام صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری صاحب،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اُمید بفضلہ تعالیٰ مزاج گرامی بخیر ہونگے۔ خوشخبری ہے کہ اسلامک یونیورسٹی کوشٹیا بنگلہ دیش (الجامعۃ الاسلامیہ کوشٹیا بنگلہ دیش) کے قسم القرآن والدراسات الاسلامیہ (شعبۂ قرآنیات) میں مراجع اور مصادر کے حیثیت سے کتب اعلیٰحضرت اور دیگر علمائے اھل سنت کا اندراج کیا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ مراجع اور مصادر کا ایک خاکہ بھی بھیجوا رہا ہوں، اُمید ہے کہ ''معارف رضا'' میں شائع فرما دیں گے۔

(۱)۔ ترجمۃ القران الکریم (رقم الکورس: ۳۰۳)

۱...... کنز الایمان، وخزائن العرفان، امام احمد رضا خان اور مولانا نعیم الدین مراد آبادی

(۲)۔ اُحکام القران (رقم الکورس: ۲۰۳)

۱...... روح البیان' (العلامۃ اسماعیل حقی)

(۳)۔ التفسیر المعاصر (رقم الکورس: ۲۰۵)

۱...... اشرف التفاسیر (تفسیر نعیمی) ' مفتی احمد یار خان نعیمی' حکیم الامت

۲...... کنز الایمان وخزائن العرفان' امام احمد رضا خان و مولانا نعیم الدین مراد آبادی

۳...... روح البیان' اسماعیل حقی۔

۴...... ضیاء القران' ابوالحسنات محمد کرم شاہ،

(۴)...... التفسیر دون السنۃ (رقم الکورس: ۳۰۱)

۱...... اشرف التفاسیر (تفسیر نعیمی) ' مفتی احمد یار خان نعیمی' حکیم الامت۔

۲...... کنز الایمان وخزائن العرفان' امام احمد رضا خان و نعیم الدین مراد آبادی۔

۴...... ضیاء القران، ابوالحسنات محمد کرم شاہ۔

(۵)...... العقیدۃ الاسلامیۃ (رقم الکورس: ۳۰۱)

۱...... جاء الحق' مفتی احمد یار خان نعیمی' حکیم الامت۔

۲...... ادلۃ اھل السنۃ' السید یوسف الرفاعی۔

۳...... الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ' امام احمد رضا خان۔

۴...... اصول اھل السنۃ والجماعۃ' امام ابوالحسن الاشعری

(۶)۔ التفسیر بالسند (رقم الکورس: ۳۰۴)

۱...... روح البیان' اسماعیل حقی

۲...... کنز الایمان ونور العرفان' امام احمد رضا خان اور مفتی احمد یار خان نعیمی۔

۳......کنز الایمان وخزائن العرفان' امام احمد رضا خان اور نعیم الدین مرادآبادی۔

۴......ضیاء القرآن' ابوالحسنات پیر کرم شاہ'

(۷)۔التفسیر والترجمة فی شبهة القارة الهندية (رقم الکورس: ۳۰۸)

۱......کنز الایمان وخزائن العرفان' امام احمد رضا خان اور مولانا نعیم الدین مرادآبادی۔

۲......کنز الایمان اور معروف تراجمِ قرآن' ڈاکٹر مجید اللہ قادری۔

۳......بانگلہ بھاشائے قرآن چرچا: اُو تپوتی وکر ما بیکاس۔مصنفہ ڈاکٹر محمد عبدالودود۔

(۸)الفرق الاسلامیة (رقم الکورس: ۳۱۰)

۱......الدولة المکیه بالمادة الغیبیة' امام احمد رضا خان۔

۲......ادلة اهل السنة' السید یوسف الرفاعی۔

۳......القادیانیة' امام احمد رضا خان۔

(۹)التفسیر الموضوعی (رقم الکورس: ۴۰۳)

۱......کنز الایمان وخزائن العرفان' امام احمد رضا خان اور مولانا نعیم الدین مرادآبادی۔

۲......اشرف التفاسیر (تفسیر نعیمی) مفتی احمد یار خان نعیمی۔

۳۔......خزائن العرفان' مولانا نعیم الدین مرادآبادی ۔

۴۔......ضیاء القرآن' مولانا ابوالحسنات پیر کرم شاہ۔

(ب) المقررات الدراسیة لمرحلة الماجستیر فی اصول الدین و الدراسات الاسلامیة العام الدراسی: ۲۰۰۴......۲۰۰۳م

☆☆☆

مجموعة (ا) علوم القرآن

(۱)التفسیر القدیم (رقم الکورس: ۵۰۱)

۱......روح البیان' اسماعیل حقی۔

۲......کنز الایمان ونور العرفان' امام احمد رضا خان اور مفتی احمد یار خان نعیمی'

(۲)التفسیر المعاصر (رقم الکورس: ۵۰۲)

۱......کنز الایمان' امام احمد رضا خان

۲......روح البیان' اسماعیل حقی۔

مجموعة (ب) فقه القرآن

(۳)التفسیر المعاصر (رقم الکورس: ۵۰۲)

۱......کنز الایمان ونور العرفان' امام احمد رضا خان ومفتی احمد یار خان نعیمی۔

۲......روح البیان' اسماعیل حقی

۳......ضیاء القرآن' ابوالحسنات پیر محمد کرم شاہ

(۴)الحدیث النبوی الشریف (رقم الکورس: ۵۰۳)

۱......نزهة القاری شرح صحیح البخاری' العلامة شریف الحق الامجدی

مجموعة (ج) البحث العلم

(۵)التفسیر المعاصر (رقم الکورس: ۵۰۲)

۱......روح البیان' اسماعیل حقی

۲......کنز الایمان ونور العرفان' امام احمد رضا خان ومفتی احمد یار خان نعیمی

۳......ضیاء القرآن' ابوالحسنات پیر کرم شاہ۔

## اطلاع برائے قارئین کرام

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

معارف رضا کا آئندہ شمارہ ''امام احمد رضا سلور جوبلی کانفرنس 2005 کا سالنامہ تقریباً 200 صفحات پر مشتمل ہوگا جو اپریل میں شائع ہوگا لہذا مارچ اور مئی میں ماہنامہ معارف رضا شائع نہیں کیا جائے گا۔

# دور و نزدیک سے......

## فتاویٰ رضویہ عربی ترجمہ (12 جلدوں) کا انتظار......

## ''فن شاعری اور حسان الھند''؟؟؟

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

محترم المقام قبلہ حضرت مولانا وجاہت رسول قادری صاحب

حضرت علامہ عبدالستار ہمدانی مصروفؔ کی کتاب ''عرفان رضا در مدح مصطفےٰ'' کا مقدمہ ''فن شاعری اور حسان الھند'' کو کتابی شکل میں شائع کرنے پر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، انٹرنیشنل قابل صد مبارکباد ہے۔ بے شک دنیائے اہلسنت کے علمی حلقوں میں مولانا مصروفؔ کا نام پہلے ہی بہت زیادہ مشہور ہے کہ ان کی تنظیم ''مرکز اہل سنت برکات رضا'' پوربندر، گجرات، (انڈیا۔فون 0091-286-2220886، موبائل نمبر 0091-987-9377786) جسکے وہ بانی اور ڈائریکٹر بھی ہیں۔ ''فتاویٰ رضویہ'' کی 12 جلدوں کا عالم عرب کی عظیم یونیورسٹی، جامعہ الازھر، مصر کے معروف سکالرز کے ذریعے جدید عربی زبان میں ترجمے کا آغاز کر رہی ہے۔ اس منفرد علمی کارنامے کو تاریخ تاقیامت فراموش نہیں کر سکے گی۔ اہل علم حضرات دعائیں کر رہے ہیں کہ یہ زریں کام جلد مکمل ہو..... علامہ عبدالستار حبیب ہمدانی مصروفؔ برکاتی نوری نے جب چھ ماہ قبل یہ اعلان کی کہ ''عنقریب فتاویٰ رضویہ کا مکمل عربی سیٹ آپکے ہاتھوں کی زینت بنے گا''........ تو خصوصاً علماء حضرات میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور اب وہ انتظار میں ہیں کہ یہ مکمل سیٹ مارکیٹ میں آئے اور ہمارے دینی مدارس اور ملکی وغیر ملکی لائبریوں کی زینت بنے........ بہرحال علامہ مصروفؔ سے عرض ہے کہ 12 جلدوں میں سے (آدھی یا ایک یا دو) جتنی بھی جلدوں کا کام مکمل ہو چکا ہے اس کا اشتہار جریدہ معارف رضا میں ضرور شائع کریں تاکہ اہل علم حضرات کی بے چینی اور بے صبری میں کچھ تو افاقہ ہو جہاں تک علامہ ہمدانی مصروف کی کتاب عرفان رضا در مدح مصطفےٰ کے مقدمے ''فن شاعری اور حسان الھند'' کی اشاعت اور شہرت کا تعلق ہے تو یہ ایک بہت بڑا اعزاز ہے کہ کتاب ابھی چھپی نہیں اور اس کے مقدمے ''فن شاعری اور حسان الھند'' کی اشاعت شہرت کی بلندیوں کو چھوگئی ہے۔

خوش نصیب ہیں وہ اہل علم اکابر جو اس کتاب پر اپنی ''رائے'' (سید وجاہت رسول قادری) اپنا ''جائزہ'' (محترمہ ڈاکٹر مسز تنظیم الفردوس صاحبہ) اپنی ''تقریظ دلپذیر'' (سیدی ال رسول حسنین میاں نظمی مارہروی)، اپنی ''تقریظ جلیل'' (سید محمد اشرف برکاتی مارہروی) اور اپنا ''پیش لفظ'' (ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم) قلمبند فرما چکے ہیں۔

اب مشکل تو ہم جیسے عام قاری حضرات کیلئے ہے کہ اگر ہم کتاب کے مقدمے کے موضوعات پر کچھ عرض کر بیٹھیں کہ فلاں موضوع میں مزید اضافہ ہونا چاہئے تھا اور جب اس مقدمہ کی کتاب ''عرفان رضا در مدح مصطفےٰ'' شائع ہو کر ہمارے ہاتھوں میں آئے اور اس میں مشورے سے بھی زیادہ وضاحت و فصاحت کے ساتھ وہ موضوع موجود ہو تو بتایئے کہ ہمارے مشورے کا کیا فائدہ..... بہرحال کتاب کا مقدمہ ''فن شاعری اور حسان الھند'' جو ایک مقالہ اور کتاب کی شکل میں ہمارے ہاتھوں میں ہے، بہت خوب ہے، بھرپور ہے، دنیائے فکر اعلیحضرت کی اہم ضرورت ہے۔

یہ صحیح ہے کہ شاعری کی حس کسی شخص میں پیدائشی ہوتی ہے لیکن جب وہ اپنی فطرت اور حس اور ہاتھوں مجبور ہو کر شعر کہے گا تو ظاہر ہے کہ اس کے ذہن میں کچھ مضامین آئیں گے جن کو وہ شعری شکل دینے کی کوشش کرے گا.... وہ مضامین حقیقی وشرعی (اللہ ﷻ اور رسول ﷺ کی تعلیم و خوشنودی کے تابع) ہوں گے یا پھر مجازی وغیر شرعی ہوں گے... اس کے بعد اگر کوئی قاری اور سوالی یہ جاننا چاہتا ہے کہ ایک شاعر کیلئے ایک ایک شعر کہنے کیلئے کن کن باتوں پر عبور وملکہ ہونا چاہئے تو پھر اسے علامہ مولانا عبدالستار حبیب ہمدانی مصروفؔ کے دروازے (ان کی کتاب ''عرفان رضا

در مدح مصطفےٰ'' اور اس کا مقدمہ ''فن شاعری اور حسان الھند'') پر دستک دینا ہوگی۔ بہت سی دقیق اور مشکل اصطلاحوں کو بڑے آسان اور عام فہم الفاظ میں بیان کر کے مولانا مصروف نے محبان فکر اعلیٰحضرت کو مصروف کر دیا ہے کہ وہ مصنف کو اپنی کتاب کا مقدمہ رقم کرنے پر خراج تحسین پیش کرنے میں مصروف رہیں اور اس مقدمہ کی اصل کتاب کی اشاعت کے انتظار میں مصروف رہیں.... جس کتاب کے مقدمے کی مقبولیت کا یہ عالم ہے تو اس کتاب کی اپنی مقبولیت کی حدیں کہاں تک ہوں گی.....

## فروگذاشتیں

اس مقدمہ ''فن شاعری اور حسان الھند'' میں کچھ فروگذاشتیں اور نظر اندازیاں بھی ہیں جن میں چند کا ذکر ہو جائے تو نامناسب نہیں ہے

(1) مقدمے کا نام ''فن شاعری اور حسان الھند'' میں لفظ ''حسان الھند'' سے کسی قاری کے ذہن میں یہ بات آسکتی ہے کہ یہ خطاب تو ہند تک محدود ہے (حسان اور ہند تک محدود..... یہ قابل توجہ ہے) مثلاً مفتی اعظم لاہور، مفتیء اعظم پاکستان، مفتیء اعظم عالم اسلام میں فرق واضح ہے۔ یونیورسٹی جامعۃ الازہر، مصر کے شعبہء اردو لغت و ادب کے فاضل ڈاکٹر سید حازم محمد محفوظ کے ایک مقالے کا نام ہی ''حسان العصر'' ہے۔ وہ اپنے مقالے میں لکھتے ہیں:

> ''عصر حاضر کے علماء کرام اور دینی شخصیات نے آپ (اعلیٰحضرت مجدد امام احمد رضا محدث بریلوی) کو حسان العصر کا خطاب دیا ہے۔''

لہذا مولانا عبدالستار ہمدانی مصروف اس کا نام ''فن شاعری اور حسان العصر'' رکھتے ہیں تو یہ ان کی تحقیقاتی کاوشوں کے شایان شان ہے۔

(2) فیروز اللغات پر اتنا انحصار اور حوالہ کہ ایک ہی لغت کی کتاب کا بار بار حوالہ آنا قاری کے ذوق پر گراں گزرتا ہے کوئی قاری خدانخواستہ یہ سمجھ سکتا ہے کہ اس قسم کا مقالہ لکھنے کیلئے فیروز اللغات ضروری یا کافی ہے حالانکہ فیروز اللغات کی وجہ سے اس مقالہ میں کئی پہلو نظر انداز ہو گئے ہیں۔

شیخ الاسلام اعلیٰحضرت مجدد امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ عنہ کا مشہور زمانہ شعر ہے (یہ شعر ابوالبیان حضرت مولانا غلام علی اوکاڑی علیہ الرحمہ کو بہت پسند تھا)۔

ہوں اپنے کلام سے نہایت محظوظ
بیجا سے ہے المنۃ للہ محفوظ

اس شعر میں لفظ ''بیجا'' کا مطلب ابوالبیان مفتی غلام علی اوکاڑوی علیہ الرحمۃ بے جا ہی لیتے تھے لیکن علامہ ہمدانی مصروف فیروز اللغات کی وجہ سے مخمصہ میں پڑ گئے اور بیجا کا معنی کچھ اور (کاغذی شکل کا ڈراؤنی چہرہ جسے بچے منہ پر رکھ کر ڈراتے ہیں) لے لیا۔ جسکی وجہ سے اس شعر کا مفہوم دوسری طرف چلا گیا اور انہوں نے اس شعر کا مفہوم یوں بیان کر دیا:۔

> ''یعنی میں اپنے کلام سے مسرور ہوں کیونکہ اس راہ میں جو ڈراؤنی صورت پیش آتی ہے اس سے اللہ کا شکر ہے کہ میں حفاظت کیا گیا ہوں۔''

حالانکہ حضرت علامہ مولانا مفتی قاضی عبدالدائم دائم نے اس شعر کا جو مفہوم بیان کیا ہے وہ حضرت مولانا غلام علی اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے ذوق کے مطابق ہے۔

> ''اعلیٰحضرت کا مطلب ہے کہ میں اپنے کلام سے نہایت مسرور ہوں کیونکہ وہ ہر بے جا چیز (یعنی بے جا لفاظی، بے جا مبالغہ آرائی اور بے جا مدح و ذم وغیرہ) سے بحمد للہ محفوظ ہے۔''

(3) ''فن شاعری اور حسان الھند'' کے صفحہ 301 پر ''حدی'' کا معنی صحیح نہیں لیا ہے، عام سے عام مولوی سے بھی پوچھیں تو وہ اتنی بات اسلام کے حوالے سے جانتا ہے کہ سفر کے دوران اونٹوں کو تیز چلانے کیلئے گایا جانے والا نغمہ کو عرب لوگ ''حدی'' کہتے تھے۔ جب ایک شعر کا مفہوم سیدھا سادہ اور واضح ہے تو پھر مفہوم بیان کرنے میں کھینچا تانی شعر اور شاعر کی منشاء کے خلاف ہے اسطرف توجہ کی ضرورت ہے

(4) شیخ الاسلام اعلیٰحضرت مجدد امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ عنہ کے اشعار میں وزن اور بحر کے تعین کے حوالے سے عرض ہے کہ یہ چیز اختلافی اور بلا مشاورت نہیں ہونی چاہئے۔

ماہرین تقطیع سے استفادہ و مشاورت کے بعد اس کتاب ''فن شاعری اور حسان الھند'' کے اگلے ایڈیشن میں ترمیم و اضافہ کرلیا جائے اور جس کتاب کا یہ مقدمہ ہے اس کتاب ''عرفان رضا در مدح مصطفےٰ'' کو بھی چند ماہرین تقطیع اور اکابرین بحور و اوزان سے مشاورت کے بعد شائع کیا جائے....

رائے لینا اور مشورہ کرنا اسلام کا ایک ستون ہے اور ایسا کرنے میں بڑا پن ہے۔ اشعار کا فنی پہلو ایک حساس معاملہ ہے اور اس پر مشاورت ناگزیر ہے اس سے مسلمانان عالم اور محبان فکر اعلیٰحضرت کی بھلائی ہے کہ انہیں چھان بین اور حوالہ و سند کی حامل ایک تحقیق کتابی شکل میں دستیاب ہو جائے گی اور اس موضوع پر کام کو آگے بڑھانے کیلئے آنی والی نسلیں رہنمائی حاصل کریں گی۔

(5) کتاب کے صفحہ 279 پر عنوان ''حضرت رضا کے ایک شعر پر اعتراض'' (آٹھ صفحات) میں یہ بات کہ ہماری التجا پر ''فیض رضا'' جاری ہوا۔ مناسب نہیں ہے۔ میرے جیسا کم علم قاری اس کا مطلب لے سکتا ہے کہ یہ مفہوم اعلیٰحضرت مجدد امام کی طرف سے آیا ہے جو درست نہیں ہے۔ شعر کے معنی بالکل واضح ہیں، گھوم گھوم کر شعری مطلب بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

(6) چند احباب فکر اعلیٰحضرت کی یہ تشویش اور بے چینی بھی بجا کہ ایک کتاب کا مقدمہ دو سال قبل انڈیا میں چھپا اور اب پاکستان میں چھپ کر ہمارے ہاتھوں میں آیا، مصنف ماشاءاللہ متمول تاجر بھی ہیں۔ مقدمہ دو تین سال سے بار بار چھپ رہا ہے اور اصل کتاب ''عرفان رضا در مدح مصطفےٰ'' کا کچھ اتا پتا نہیں........ تشفی کیلئے موصوف مصنف مصروف توجہ فرمائیں اور کتاب بلا انتظار منظر عام پر لا کر محبان فکر اعلیٰحضرت کے ہاتھوں کی زینت بنائیں۔

(7) آخر میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل سے گزارش ہے کہ آج کا دور رابطوں کا دور ہے اور آج کا قاری جب کسی کتاب یا جریدے یا رسالے میں اپنے محبوب محققین کی آراء یا تقریظ یا پیش لفظ یا مقالہ و مضمون دیکھتا ہے تو جن جن اکابرین کی تحریروں سے وہ متاثر ہوتا ہے وہ ان سے رابطہ کرنے کی تمنا کرتا ہے لہذا ہر محقق یا فاضل یا ادارے کے نام کے ساتھ ان کے مکمل ایڈریس، فون نمبر، فیکس نمبر ای۔میل ایڈریس اور ویب سائیٹ بھی تحریر کردیئے جائیں اور اگر اس محقق یا کسی شخص کا فکر اعلیٰحضرت پر کام کرنے والے کسی ادارے سے تعلق (بحیثیت سرپرست یا عہدہ یا کوئی اور ذمہ داری) ہے تو اس کی تفصیل بھی تحریر کردی جائے تا کہ قاری حضرات کو بھی مختلف اداروں سے منسلک ہو کر فکر اعلیٰحضرت پر کام کرنے کی ترغیب ملے۔

اس کتاب میں کسی نمایاں جگہ پر مصنف مولانا عبدالستار حبیب ہمدانی مصروف برکاتی نوری کا مکمل ایڈریس، فون، فیکس، ای۔میل ایڈریس، ویب سائٹ اور ان کی وہ کتابیں جو شائع ہوچکی ہیں یا شائع ہونے والی ہیں نیز ان کے ادارے کا نام اور مستقبل کے منصوبہ جات کی اشاعت ضروری تھی........ گو یہ باتیں معمولی نظر آتی ہیں لیکن آج کے رابطوں کے دور میں یہ چیز انتہائی اہم اور ضروری ہے...... بلکہ ماہانہ معارف رضا میں کسی قاری کا خط شائع ہو یا کسی کتاب یا رسالے کا نام شائع ہو تو مذکورہ باتوں کو نظر انداز نہ کیا جائے....... ورنہ ایسے نام شائع کرنے کا محبان فکر اعلیٰحضرت کو کوئی فائدہ نہیں ہے کہ وہ ان سے رابطہ بھی نہ کرسکیں۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کو اس طرف بہت زیادہ توجہ دینی چاہئے

فقط والسلام مع الاکرام

(راؤ سلطان مجاہد رضا)
سینئر سول انجینئر
خادم (1)۔ لائبریری فکر اعلیٰحضرت
معرفت: راؤ ایسوسی ایٹس۔ اَپر سٹوری عزیز کیمسٹ، کارنر ہسپتال بازار، اوکاڑا (پاکستان)۔
V-Wireless:0442001037
Mobile:0300-6956324
E-Mail:fikrealahazrat@yahoo.com

شبنم خاتون...... بنارس (انڈیا)

محترم سید وجاہت رسول قادری صاحب

سلام مسنون خیریت طرفین نیک مطلوب

آپ نے مجھے سیمینار میں مدعو کیا میں آپ کی تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ اعلیٰ حضرت کے سیمینار میں مجھے مدعو کر کے میری دلی تمنا کو آپ نے پورا کر دیا۔ اور آپ کی مدد سے انشاء اللہ تعالیٰ بنارس ہندو یونیورسٹی میں میرا پہلا رجسٹریشن برائے پی۔ ایچ۔ ڈی (شعبہ عربی میں) اعلیٰ حضرت پر ہوگا۔

..............☆☆☆..............

محمد انوار سہیل قادری، مدرسہ قادریہ، بدایوں شریف (انڈیا)

مکرمی ومحترمی مدیر اعلیٰ ''عارف رضا''

اسلام علیکم!.........مزاج گرامی؟

حضرت الشیخ عبدالحمید محمد سالم القادری زیب سجادہ آستانہ قادریہ بدایوں شریف کو آپ کا موٴقر رسالہ ''معارف رضا'' نہایت پابندی سے ہر ماہ موصول ہو رہا ہے، رسالہ مفید علمی و دینی معلومات پر مشتمل ہے۔ حضرت رسالہ کی ترقی کیلئے دعا گو ہیں۔

خدام آستانہ آپ کے شکر گذار ہیں اور اُمید کرتے ہیں کہ مستقبل میں بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ خدا کرے آپ کا مزاج گرامی بخیر ہو۔

..............☆☆☆..............

ڈاکٹر محمد امجد رضا امجد

پٹنہ۔ انڈیا

وجاہتِ علم وفن حضرت علامہ سید وجاہت رسول صاحب مدظلہ العالیٰ!

ھدیہ سلام و رحمت۔ خدا کرے آپ بخیر و عافیت ہوں۔ بڑی تاخیر سے حاضری کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ وجہیں بہت ساری ہیں۔ ایک بڑی وجہ اپنی بڑی بھابی کی رحلت تھی دسمبر کے آخری تاریخ میں پٹنہ میں ان کا انتقال ہوا۔

PHD کے مقالہ کا کام جاری ہے نئی تحقیق و ترتیب اور تہذیب و تذہیب کے سبب وقت خاصہ صرف ہو رہا ہے مگر مقالہ کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے وقت بہر حال دینا ہوگا۔ 15 فروری تک کمپوز شدہ مقالہ ارسال کرنا بظاہر مشکل نظر آ رہا ہے مگر کوشش جاری ہے۔ آپ دعا فرمائیں کہ وقت پر کام مکمل ہو جائے۔

آپ حضرات نے دین وسنت بالخصوص رضویات پر جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں وہ لائق صد مبارک باد اور قابل صد رشک ہیں۔ کوئی دوسرا ادارہ اس معاملے میں آپ کا مقابل نہیں۔ یہ نہ صرف ایک حقیقت ہے بلکہ بہت بڑی سعادت ہے۔ کھاتے سب اعلیٰ حضرت کے نام پر ہیں مگر حق نمک کتنے لوگ ادا کرتے ہیں یہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کی خدمات کو قبول فرمائے' آپ کے حوصلوں کو تر و تازہ رکھے اور دوسرے افراد کو بھی اللہ تعالیٰ یہ توفیق عنایت فرمائے۔

## گل ہائے تبریک وتہنیت

حضرت مولانا علامہ عبدالحکیم شرف قادری مدفیوضہٗ کے پسر بلند نظر'' ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی سلمہ اللہ العزیز کے جامعۃ الازھر الشریف سے بہ تحقیق '' درجہ اولی مع الشرف'' کے حصول کے مسرت بخش موقع پر خصوصی نظم' بزم شرف۔ (۱۴۲۵ھ)

وہ جس کا منتظر تھا' اس پہ آخر ...... کشادہ ہو گیا بابِ فضیلت

جو دیکھا اس نے اور اس کے پدر نے ...... وہ پورا ہو گیا خوابِ فضیلت

فراہم کر دیئے اس کو خدا نے ...... ضروری تھے جو اسبابِ فضیلت

'' مبارک باد'' اُس کو کہہ رہے ہیں ...... رجالِ علم و اصحابِ فضیلت

بنا وہ '' ڈاکٹر'' میری دعا ہے ...... وہ پائے اور القابِ فضیلت

کرے وہ اور ایسے کارنامے ...... نوازے اس کو وہابِ فضیلت

وہ ہے ممتاز و با اعزاز و اکرام ...... وہ ہے'' کامل شرف یابِ فضیلت

طارق سلطانپوری

# توجہ تاریخ عرسِ اعلیٰحضرت 25 صفرالمظفر ہے۔ اس حوالے سے فکرِ اعلیٰحضرت پر کام کرنیوالے 25 اداروں کے پتے توجہ

درگاہِ اعلیٰحضرت: دارالعلوم منظرِ اسلام
مرکزِ فیضِ فکرِ اعلیٰحضرت
84۔ سوداگران سٹریٹ، بریلی شریف
Ph. 0581-2455624
سجادہ نبیرۂ اعلیٰحضرت مولانا سبحان رضا خاں
Web:www.ala-hazrat.org

بیادِ خزائنُ العرفان (حاشیۂ کنزالایمان از مولانا نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ)
دارالعلوم جامعہ نعیمیہ، مرادآباد، انڈیا

بیادِ بہارِ شریعت (از صدرالشریعہ، مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ)
شہزادہ صدرالشریعہ مولانا بہاء المصطفیٰ دارالعلوم جامعہ امجدیہ، کراچی

بیادِ تفسیرِ نعیمی (از مفتی احمد یار خاں رحمۃ اللہ علیہ)
نعیمی کتب خانہ، گجرات

المدینۃ العلمیہ (مجلسِ تفتیشِ کتب)، دعوتِ اسلامی
فیضانِ مدینہ، پرانی سبزی منڈی، محلہ سوداگران، کراچی
Ph.: 4921389--96 www.dawateislami.net

ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا
کارنامہ: فکرِ اعلیٰحضرت پر تحقیقاتی جہاں در جہاں
بانی ـ سید ریاست علی قادری رحمۃ اللہ علیہ صدر سید وجاہت رسول قادری
25 ـ جاپان مینشن، رضا چوک (ریگل)، صدر ـ کراچی
Ph.:(0092)-21-2725150,Fax:(0092)-21-2732369

ادارہ مسعودیہ:
کارنامہ: فکرِ اعلیٰحضرت پر جہانِ مسعود
پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد 6/12 ـ 5 ـ ای، ناظم آباد، کراچی
Ph.:4552468,E-Mail:786kci@cyber.net.pk

رضا فاؤنڈیشن: کارنامہ: فتاویٰ رضویہ بہ تخریج اردو
(یادگار مفتی عبدالقیوم ہزاروی) علامہ عبدالحکیم شرف قادری
جامعہ نظامیہ رضویہ، لوہاری، لاہور Ph.:7657842,7657314

امام احمد رضا اکیڈمی
کارنامہ: جامع الاحادیث بہ تخریج اردو (10 جلدیں از 300 کتبِ اعلیٰحضرت)
احسن العلماء ڈاکٹر سید امین میاں مارہرہ مقدسہ، صدرالعلماء مفتی تحسین رضا خاں
تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خاں، محقق مفتی محمد حنیف خاں
جامعہ نوریہ رضویہ، حسین باغ، بکیہ کلوشاہ، بریلی شریف (انڈیا)

رضا اسلامک اکیڈمی چاٹگام، بنگلہ دیش
صدر: مولانا بدیع العالم پرنسپل مدرسہ طیبہ اسلامیہ سنیہ حوالی
کارنامہ
بنگالی ترجمہ کنزالایمان از: مولانا عبدالمنان چاٹگانگ
بنگالی ترجمہ تفسیرِ نعیمی از ڈاکٹر عبدالودود، اسلامک یونیورسٹی کشتیا

مرکزی مجلسِ رضا: (بانی علامہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ)
اقبال احمد فاروقی، مکتبہ نبویہ، دربار مارکیٹ، لاہور
Ph.:(0092)-42-7358465

بزمِ رضویہ
بیادِ فیلڈ مارشل دفاعِ ایمان علامہ راؤ عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری رحمۃ اللہ علیہ
14/37 داتا نگر، بادامی باغ، لاہور
صاحبزادہ راؤ غلام مصطفیٰ ـ والٹن روڈ، لاہور کینٹ

قائدینِ اعظم، ایمانی سیاست
مولانا سردار احمد، مولانا ابوالبرکات، مفتی صاحبداد خاں رحمۃ اللہ علیہم
مولانا فتح علیشاہ کھروٹہ، علامہ ابوالحسنات، مفتی غلام علی اوکاڑوی

الجامعۃ الاشرفیہ: مبارک پور، اعظم گڑھ، انڈیا
E-Mail: info@aljamiatulashrafiah.org
Web : www.aljamiatulashrafiah.org

ادارہ تعلیمات اسلامی: ڈاکٹر سید ریاض حسین شاہ
خیابان سرسید، سیکٹر III، راولپنڈی

برکاتِ رضا: مولانا عبدالستار ہمدانی مصروف
کارنامہ: آغاز عربی ترجمہ فتاویٰ رضویہ (12 جلدیں)
مرکزِ اہلِ سنت برکاتِ رضا، پوربندر (گجرات) ـ انڈیا
Ph.:(0091)-286-2220886,Fax:2250187
E-Mail:hamdani786@hotmail.com

رضا اکیڈمی: 26 ـ کمبکر سٹریٹ، ممبئی ـ انڈیا
Ph.:022-56312156 www.razaacademy.com

ادارہ نقشبندیہ مجددیہ: علامہ قاضی عبدالدائم دائم
ریلوے روڈ، نزد عیدگاہ ـ ہری پور ہزارہ Ph:0995-614949

ماہنامہ نعت، اختر کتاب گھر: راجا رشید محمود
اظہر منزل، 5/10، نیو شالیمار کالونی، ملتان روڈ، لاہور
Ph.:(0092)-42-7463648

مکتبہ جامعہ اویسیہ رضویہ: مولانا فیض احمد اویسی
سیرانی مسجد، عیدگاہ روڈ، بہاولپور Ph.:0621-881371

جامعہ اسلامیہ: علامہ مفتی محمد خاں قادری
1 ـ فضیح روڈ، اسلامیہ پارک، لاہور Ph.:042-7594003

محی الدین اسلامی یونیورسٹی: بانی مولانا علاء الدین صدیقی
نیریاں شریف، کشمیر
Web: www.miu.edu.pk
ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی وائس چانسلر انڈیپنڈنٹ یونیورسٹی، فیصل آباد

سنی قلم سوسائٹی: ڈاکٹر آصف جلالی جامعہ جلالیہ رضویہ
مظہر الاسلام، داروغہ والا، لاہور ـ Ph.:042-6863501

امام احمد رضا اکیڈمی ڈربن، ساؤتھ افریقہ
Ph:(002731)-3093642

لائبریری فکرِ اعلیٰحضرت
معرفت: راؤ الیسوی ایٹس، اپر سٹوری عزیز کیمسٹ،
کارنر ہسپتال بازار، اوکاڑا (پاکستان)
V-Mob: 0442001037
E-Mail :fikrealahazrat@yahoo.com

[illegible]

**نوٹ** یہ نام/پتے بلا ترتیب ہیں۔ فکرِ اعلیٰحضرت پر کام کرنے والے ادارے، تنظیمیں اور احباب بھی ہمیں اپنے رابطہ ایڈریس سے نوازیں

SINCE 1967

# صحیح اجزاء معیار کی ضمانت

# 300
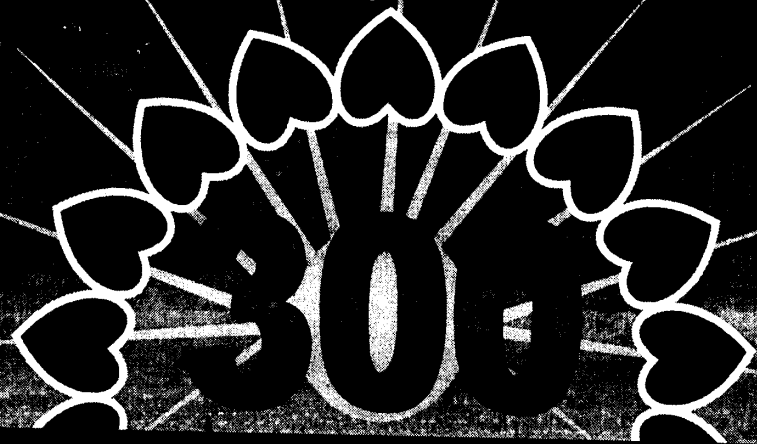
## خالص یونانی ادویات

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| خمیرہ ابریشم ارشد والا | خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر دار | معجون مقوی خاص | دواء المسک معتدل جواہر دار | لبوب کبیر |
| عادل بے بی سیرپ | عادلین | جوارش جالینوس | المشتہی | کامل |
| لاتوندی | پیلا مرہم | چٹخارہ چورن | جواہر مہرہ | خمیرہ مروارید |

**adil LABORATORIES**
(UNANI DAWASAZ)

مین سیلز آفس: متصل لسبیلہ مارکیٹ لسبیلہ چوک کراچی۔ فون: 4126911 , 4912317

**عادل مطب د دوا خانہ** : العظمت اسکوائر بلاک نمبر 3۔ گلشن اقبال کراچی۔

فون : 0303-6214440

سے ہیں

www.ham